مالک کنیز فاطمہ عرف سیدی صاحبہ

من یرد اللہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین

دراست فقہیہ مدرسہ معینیہ معروف بہ مدرسہ معین الاسلام دار الخیر اجمیر

کی دوسری کتاب

مسمی بہ

# کتاب الصلوٰۃ

جس کو

جناب مولوی محمد قمر الدین صاحب بانی مدرسہ مذکور نے کنز الدقائق

اور دیگر کتب معتبرہ فقہ حنفیہ سے اخذ و نقل کرکے مرتب کیا

سنہ ۱۳۱۲ ہجری المقدس



مطبع اسلامیہ لاہور میں مولوی کرم بخش مالک مطبع کے اہتمام سے چھپی

ایوب میاں صاحب

# ضابطۂ تعلیم و امتحان

مدرسین کتاب ہٰذا سے التماس ہے کہ عند التدریس امور مفصلہ ذیل کو مرعی و ملحوظ رکھیں۔ اور حضرات ممتحنین سے استدعا ہے کہ انہیں امور تعلیمیہ کو عند الامتحان امور امتحانیہ قرار دیں ٭

## امور تعلیمیہ ٭

(۱) تفہیم مطالب۔ ہر ایک مسألہ کا ٹھیک مطلب متعلم کے ذہن نشین کیا جائے ٭

(۲) تصویر مسائل جو مسألہ بغیر بیان صورت کے متعلم کی سمجھ میں نہ آسکے اُس کی صورت بنا کر سمجھایا جائے ٭

(۳) استحضار صور۔ چاہیئے کہ متعلم کو مسائل مشکلہ کی صورتیں موافق بیان متعلم کے مستحضر رہیں ٭

(۴) استحضار مسائل۔ چاہیئے کہ متعلم کو کتاب کے جملہ مسائل بعبارا تہا مستحضر رہیں ٭

(۵) تعریف مصطلحات۔ اصطلاحات فقہیہ میں سے جو لفظ ادا آ پیش آئے اُس کی صحیح تعریف متعلم کو سمجھا کر یاد کرا دی جائے ٭

کنیز فاطمہ عرف شبن صاحبہ - عرف بیوی صاحبہ

عرف گڑیا صاحبہ
عرف شبنم صاحبہ
عرف ننھی صاحبہ
عرف بیگما صاحبہ
عرف فاطمہ زہرہ صاحبہ
عرف فاطمہ بی
عرف ربن صاحبہ
عرف بیا صاحبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ والعاقبۃ للمتقین ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمدن المصطفیٰ الامین ۔ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔ ورضی اللہ تعالیٰ عن امامنا ابی حنیفۃ وصاحبیہ وسائر المجتہدین فی الدین بعد اس کے بندۂ مذنب ومسکین محمد قمر الدین (غفر اللہ لہٗ ولوالدیہ ولمعلمیہ ولمن قال آمین) ناظرین کتاب ہذا کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ میں عرصہ چند سال سے مبتدیان مدرسہ معین الاسلام کی دراست فقہیہ کی تعیین ترتیب میں فکرمند تھا جب کتاب تحفۃ العجم ترجمہ کنز الدقائق نظر سے گزری بنظر سہولت و اختصار عبارت کتاب الطہارۃ اس میں سے لیکر بعد کسی قدر ترمیم لفظی کے علیحدہ چھپوائی اور مبتدیوں کے واسطے دراست فقہیہ کی پہلی کتاب بنائی جب کتاب الصلوٰۃ کی نوبت آئی بندہ نے اس کو اصل کنز الدقائق سے ترجمہ کیا۔ اسلئے کہ تحفۃ العجم کی عبارت بلحاظ اردوئے رائج الوقت کے ترمیم طلب تھی۔ اور معہذا اس میں تطبیق بالاصل کی حاجت بھی تھی پس اصل سے ترجمہ کرنا بہ نسبت اسکی ترمیم و تطبیق کے اسہل و انسب معلوم ہوا ۔

مخفی نہ رہے کہ بندۂ بے بضاعت نے ضرورت سمجھکر کہیں کہیں عینی و مستخلص وغایۃ الاوطار سے لیکر چند مسائل اصل پر اضافہ کئے ہیں اور نیز بعض مقامات میں جہاں کہ قول مفتیٰ بہٖ خلاف اصل تھا اس کو بجائے اصل کے قائم کیا ہے اور اکثر ابواب میں

ترتیب مسائل میں بھی بغرض ضبط و اختصار تصرف کیا ہے۔ پس ناظرین حق پژوہ سے درخواست یہ ہے کہ اس نامہ سیاہ کو ان تصرفاتِ جزویہ اور خطیاتِ لفظیہ و معنویہ کی بابت مطعون و مُعاتَب نہ فرمائیں۔ بلکہ اغلاط کی اصلاح اور خطیات سے اغماض فرماکر دعائے خیر سے یاد کریں۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان ۔

# کتاب الصلوٰۃ

**مسألہ** نماز ہر مُسلمانِ عاقل و بالغ پر فرض ہے۔ مرد ہو خواہ عورت غلام ہو خواہ آزاد **مسألہ** نماز کا تارک گنہگار ہے اور اُس کی فرضیت کا مُنکر کافر۔ **مسألہ**۔ بچہ جب سات برس کے سن کو پُہنچ جائے اُس کو نماز پر مامور کریں۔ اور جب دس برس کا ہوجائے نماز نہ پڑھنے پر ماریں۔ مگر ہاتھ سے نہ لکڑی وغیرہ سے ۔

# نماز کے وقتوں کا بیان

**مسألہ** نماز اپنے وقت سے پہلے فرض نہیں ہوتی۔ پس اگر وقت سے پہلے پڑھیگا تو ادا نہ ہوگی۔ **مسألہ**۔ دن رات میں پانچ وقتوں کی نماز فرض ہے۔ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشا۔ **مسألہ** فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے۔ اور ظہر کا وقت زوال سے لیکر اُس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ سوائے سایہ اصلی[۱] کے دونا ہو جائے۔ اور عصر کا وقت ظہر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔ اور مغرب کا وقت آفتاب کے غروب سے شفق[۲] کے غائب ہونے تک ہے۔ اور عشا اور وتر کا وقت کا وقت شفق کے غروب سے لیکر طلوعِ صبح صادق تک ہے۔ **مسألہ**

[۱] سایہ اصلی وہ سایہ ہے جو استوا کے وقت ہوتا ہے یعنی جبکہ آفتاب ٹھیک سر پر ہو اُس وقت کا سایہ اصلی ہے

[۲] یہاں مراد شفق سے وہ سفیدی ہے جو اُفق پر بعد سُرخی کے پیدا ہوتی ہے ۱۲

وتر کو عشا پر مقدم کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ ان میں یہ ترتیب ضرور ہے۔ کہ اول فرضِ عشا پڑھے اور اس کے بعد وتر۔ **مسألہ**۔ جو شخص عشا اور وتر کا وقت[۵۱] نہ پائے اس پر یہ دونو واجب نہیں ہیں۔ **مسألہ**۔ نمازِ فجر کو اور گرمیوں کی ظہر کو دیر سے پڑھنا (یعنی لازم ۱۲) مستحب ہے، اور نیز عصر کو تا وقتیکہ آفتاب متغیر نہ ہو۔ اور عشا کو تہائی رات تک اور جس شخص کو اپنے جاگنے پر اعتماد ہو اُس کے لئے وتر کو آخر رات تک تاخیر کرنا مستحب ہے، **مسألہ**۔ سردیوں کی ظہر کو اور ہر موسم کی مغرب کو اول وقت پڑھنا مستحب ہے، **مسألہ**۔ جن نمازوں کے شروع میں عین ہے (یعنی عصر اور عشا) اُن کو ابر کے دن جلدی پڑھنا مستحب ہے، **مسألہ**۔ جن نمازوں کے شروع میں عین نہیں ہے، اُن کو ابر کے دن دیر سے پڑھنا مستحب ہے۔ **مسألہ**۔ طلوعِ آفتاب اور زوال اور غروب کے وقت نماز پڑھنا اور سجدۂ تلاوت کرنا اور جنازہ کی نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ مگر اُسی روز کی عصر غروب کے وقت پڑھنا درست ہے۔ **مسألہ**۔ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا ممنوع ہے لیکن قضا نماز پڑھنی اور سجدۂ تلاوت کرنا اور نماز جنازہ پڑھنی درست ہے۔ **مسألہ**۔ طلوعِ فجر کے بعد فجر کی سُنتوں اور فرضوں کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا، اور مغرب کے پہلے اور خطبے کے وقت سنت اور نفل پڑھنا منع ہے۔ **مسألہ**۔ دو نمازوں کو ایک وقت میں عذر کے ساتھ بھی جمع کرنا منع ہے یعنی کیسی ضرورت ہو دونمازوں کو اکٹھا کرکے نہ پڑھے مگر حاجیوں کو عرفات[۵۲] میں ظہر و عصر اور مُزدلفہ میں مغرب و عشا کا جمع کرنا جائز ہے ◆

# بابُ الاذان

**مسألہ**۔ فرض نمازوں کے واسطے اذان دینا بغیر ترجیع[۵۳] اور راگ کے سُنت ہے

---

[۵۱] جیسا کہ اُن بلادِ شمالیہ میں کہ جہاں بعض موسم میں ۲۳ گھنٹے کا دن اور ایک گھنٹے کی رات ہوتی ہے پس وہاں بیشتر غروبِ شفق سے پہلے ہی طلوعِ فجر ہوتا ہے اور سبب اس درازی روز اور کوتاہی شب کا کتبِ علم ہیئت میں مفصلاً مذکور و مسطور ہے۔ ولیس ہذا محل بیانہ ۱۲ مترجم

[۵۲] عرفات و مزدلفہ مکہ معظمہ کے پاس دو مقام ہیں ۱۲

[۵۳] ترجیع یہ ہے کہ شہادتین کو اوّل نہ دھیمی آواز سے کہے اور دوبارہ آواز بلند کرکے الحان و راگ کے کہے جیسا کہ شافعیہ کرتے ہیں ◆

مسئلہ۔ مؤذن کو چاہیئے کہ فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہے۔ مسئلہ۔ اقامت مثل اذان کے ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اقامت میں حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ کہے۔ اور اذان کے کلمات ٹھیر ٹھیر کے اور اقامت میں لگاتار کہے۔ مسئلہ۔ اذان اور تکبیر کہتے وقت قبلہ رُخ کھڑا ہو اور بیچ میں کلام نہ کرے۔ مسئلہ۔ مؤذن کو چاہیئے کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت دائیں بائیں گردن پھیر کے دیکھے۔ اور سینہ نہ گھومے اور دونوں ہاتھوں کی کلمہ کی انگلی کانوں میں ڈالے رہے۔ مسئلہ۔ اگر لوگوں کے جمع ہونے میں دیر ہو۔ تو تاکید کے لئے الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکاریں۔ مسئلہ اذان اور تکبیر کے درمیان توقف کرنا چاہیئے۔ مسئلہ۔ قضا نماز کے لئے اذان اور تکبیر دونوں کہی جاویں۔ مسئلہ۔ اگر بہت سی نمازیں قضا ہوئی ہوں تو اول نماز کے لئے اذان اور تکبیر دونوں کہے اور باقی میں اختیار ہے چاہے تکبیر کہدے یا اذان کہے یا دونوں کو جمع کرے۔ مسئلہ۔ وقت سے پہلے اذان نہ دیجائے اور اگر ایسا ہو گیا ہے تو وقت پر دوبارہ دیجائے۔ مسئلہ جنب کا اذان اور تکبیر کہنا اور محدث یعنی بے وضو کا تکبیر کہنا مکروہ ہے اور نیز مکروہ ہے عورت کی اور مرد فاسق کی اور بیٹھے ہوئے کی اور مست کی اذان مگر غلام اور حرام زادہ اور اندھے اور دیہاتی کی اذان مکروہ نہیں۔ مسئلہ مسافر کو اذان اور تکبیر کا چھوڑنا مکروہ ہے نہ اس شخص کو جو اپنے گھر نماز پڑھتا ہے۔ اور اذان اور تکبیر ان دونوں مسافر اور گھر میں نماز پڑھنے والے کے لئے مستحب ہے۔ مسئلہ عورتوں کے لئے اذان اور تکبیر مستحب نہیں ہے۔

## باب شروط الصلوٰۃ

(نماز کی شرطوں کا بیان) مسئلہ نماز کے واسطے چھ شرطیں ہیں۔ یعنی چھ باتیں ایسی ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ والعاقبۃ للمتقین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
محمد ن المصطفی الامین ۔ وعلی الہ واصحابہ اجمعین ۔ ورضی اللہ تعالیٰ عن امامنا
ابی حنیفۃ وصاحبیہ وسائر المجتہدین فی الدین بعد اس کے بندۂ مذنب ومسکین
**محمد قمر الدین** (غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمعلمیہ ولمن قال اٰمین) ناظرین کتاب ہذا
کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ میں عرصہ چند سال سے مبتدیان مدرسہ معین الاسلام
کی دراست فقہیہ کی تعیین و ترتیب میں فکرمند تھا ۔ جب کتاب تحفۃ العجم ترجمہ کنز الدقائق
نظر سے گزری بنظر سہولت و اختصار عبارت کتاب الطہارۃ اس میں سے لیکر بعد
کسی قدر ترمیم لفظی کے علیحدہ چھپوائی ۔ اور مبتدیوں کے واسطے دراست فقہیہ کی پہلی کتاب بنائی
جب کتاب الصلوٰۃ کی نوبت آئی بندہ نے اس کو اصل کنز الدقائق سے ترجمہ کیا ۔ اسلئے
کہ تحفۃ العجم کی عبارت بلحاظ اردوئے رائج الوقت کے ترمیم طلب تھی ۔ اور
معہذا اس میں تطبیق بالاصل کی حاجت بھی تھی ۔ پس اصل سے ترجمہ کرنا بہ نسبت اسکی
ترمیم و تطبیق کے اسہل و انسب معلوم ہوا ✦

مخفی نہ رہے کہ بندۂ بے بضاعت نے ضرورت سمجھکر کہیں کہیں عینی و مستخلص
وغایۃ الاوطار سے لیکر چند مسائل اصل پر اضافہ کئے ہیں اور نیز بعض مقامات میں جہاں کہ
قول مفتیٰ بہ خلاف اصل تھا اس کو بجائے اصل کے قائم کیا ہے ۔ اور اکثر ابواب میں

ترتیب مسائل میں بھی بغرض ضبط و اختصار تصرف کیا ہے۔ پس ناظرین خوش پژوہ سے درخواست یہ ہے کہ اس نامۂ سیاہ کو ان تصرفاتِ جزویہ اور خطیبات لفظیہ و معنویہ کی بابت مطعون و معاتب نہ فرمائیں۔ بلکہ اغلاط کی اصلاح اور خطیات سے اغماض فرماکر دعائے خیر سے یاد کریں۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان ⁂

# کتاب الصلوٰۃ

مسألہ نماز ہر مسلمانِ عاقل و بالغ پر فرض ہے۔ مرد ہو خواہ عورت غلام ہو خواہ آزاد مسألہ نماز کا تارک گنہگار ہے اور اُس کی فرضیت کا مُنکر کافر۔ مسألہ بچہ جب سات برس کے سن کو پہنچ جائے اُس کو نماز پر مامور کریں۔ اور جب دس برس کا ہو جائے نماز نہ پڑھنے پر ماریں۔ مگر ہاتھ سے نہ لکڑی وغیرہ سے ⁂

## نماز کے وقتوں کا بیان

مسألہ نماز اپنے وقت سے پہلے فرض نہیں ہوتی۔ پس اگر وقت سے پہلے پڑھیگا تو ادا نہ ہوگی۔ مسألہ۔ دن رات میں پانچ وقتوں کی نماز فرض ہے۔ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشا۔ مسألہ فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے۔ اور ظہر کا وقت زوال سے لیکر اُس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ سوائے سایہ اصلی[ا] کے دونا ہو جائے۔ اور عصر کا وقت ظہر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔ اور مغرب کا وقت آفتاب کے غروب سے شفق[۲] کے غائب ہونے تک ہے۔ اور عشا اور وتر کا وقت شفق کے غروب سے لیکر طلوع صبح صادق تک ہے۔ مسألہ

ا سایہ اصلی وہ سایہ ہے جو استوا کے وقت ہوتا ہے یعنی جبکہ آفتاب ٹھیک سر پر ہو اُس وقت کا سایہ اصلی ہے

۲ یہاں مراد شفق سے وہ سفیدی ہے جو اُفق پر بعد سُرخی کے پیدا ہوتی ہے ۱۲

وتر کو عشا پر مقدم کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ ان میں یہ ترتیب ضرور ہے۔ کہ اول فرض عشا پڑھے اور اس کے بعد وتر۔ **مسألہ**۔ جو شخص عشا اور وتر کا وقت[1] نہ پائے اس پر یہ دونو واجب نہیں ہیں۔ (یعنی لازم ۱۲) **مسألہ**۔ نمازِ فجر کو اور گرمیوں کی ظہر کو دیر سے پڑھنا مستحب ہے اور نیز عصر کو تا وقتیکہ آفتاب متغیر نہ ہو۔ اور عشا کو تہائی رات تک اور جس شخص کو اپنے جاگنے پر اعتماد ہو اُس کے لئے وتر کو آخیر رات تک تاخیر کرنا مستحب ہے۔ **مسألہ**۔ سردیوں کی ظہر کو اور ہر موسم کی مغرب کو اول وقت پڑھنا مستحب ہے۔ **مسألہ**۔ جن نمازوں کے شروع میں عین ہے (یعنی عصر اور عشا) اُن کو ابر کے دن جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ **مسألہ**۔ جن نمازوں کے شروع میں عین نہیں ہے اُن کو ابر کے دن دیر سے پڑھنا مستحب ہے۔ **مسألہ**۔ طلوع آفتاب اور زوال اور غروب کے وقت نماز پڑھنا اور سجدۂ تلاوت کرنا اور جنازہ کی نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ مگر اُسی روز کی عصر غروب کے وقت پڑھنا درست ہے۔ **مسألہ**۔ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا ممنوع ہے لیکن قضا نماز پڑھنی اور سجدۂ تلاوت کرنا اور نماز جنازہ پڑھنی درست ہے۔ **مسألہ**۔ طلوع فجر کے بعد فجر کی سُنتوں اور فرضوں کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا اور مغرب کے پہلے اور خطبے کے وقت سنت اور نفل پڑھنا منع ہے۔ **مسألہ**۔ دو نمازوں کو ایک وقت میں عذر کے ساتھ بھی جمع کرنا منع ہے یعنی کیسی ضرورت ہو دونمازوں کو اکٹھا کر کے نہ پڑھے مگر حاجیوں کو عرفات[2] میں ظہر و عصر اور مزدلفہ میں مغرب و عشا کا جمع کرنا جائز ہے ✤

# باب الاذان

**مسألہ**۔ فرض نمازوں کے واسطے اذان دینا بغیر ترجیع[3] اور راگ کے سُنت ہے

[1] جیسا کہ اُن بلاد شمالیہ میں کہ جہاں بعض موسم میں ۲۳ گھنٹے کا دن اور ایک گھنٹے کی رات ہوتی ہے پس وہاں غروب شفق سے پہلے ہی طلوع فجر ہوتا ہے اور سبب اس درازی روز اور کوتاہی شب کا کتب علم ہیئت میں مفصلاً مذکور و مسطور ہے۔ ولیس ہٰذا محل بیانہ ۱۲ مترجم

[2] عرفات و مزدلفہ مکہ معظمہ کے پاس دو مقام ہیں ۱۲

[3] ترجیع یہ ہے کہ شہادتین کو ایکبارنہ دھیمی آواز سے کہے اور دوبارہ آواز بلند کر کے الحان و راگ کے کہے جیسا کہ شافعیہ کرتے ہیں ✤

مسئالہ۔ مؤذن کو چاہیئے کہ فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہے۔ مسائلہ۔ اقامت مثل اذان کے بھی صرف اتنا فرق ہے کہ اقامت میں حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ کہے۔ اور اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کے اور اقامت میں لگاتار کہے۔ مسائلہ۔ اذان اور تکبیر کہتے وقت رو بقبلہ رُخ کھڑا ہو اور بیچ میں کلام نہ کرے۔ مسالہ۔ مؤذن کو چاہیئے کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت دائیں بائیں گردن پھیر کے دیکھے۔ اور منہ نہ میں گھومے اور دونوں ہاتھوں کی کلمہ کی انگلی کانوں میں ڈالے رہے۔ مسائلہ۔ اگر لوگوں کے جمع ہونے میں دیر ہو۔ تو تاکید کے لئے الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکاریں۔ مسائلہ اذان اور تکبیر کے درمیان توقف کرنا چاہیئے۔ مسائلہ۔ قضا نماز کے لئے اذان اور تکبیر دونوں کہی جاویں۔ مسائلہ۔ اگر بہت سی نمازیں قضا ہوئی ہوں تو اول نماز کے لئے اذان اور تکبیر دونو کہے اور باقی میں اختیار ہے چاہے تکبیر کہدے یا اذان کہے یا دونو کو جمع کرے۔ مسائلہ۔ وقت سے پہلے اذان نہ دیجائے اور اگر ایسا ہوگیا ہے تو وقت پر دوبارہ دیجائے۔ مسائلہ جنب کا اذان اور تکبیر کہنا اور محدث یعنی بے وضو کا تکبیر کہنا مکروہ ہے اور نیز مکروہ ہے عورت کی اور مرد فاسق کی اور بیٹھے ہوئی کی اور مست کی اذان مگر غلام اور حرام زادہ اور اندھے اور دیہاتی کی اذان مکروہ نہیں۔ مسائلہ مسافر کو اذان اور تکبیر کا چھوڑنا مکروہ ہے نہ اُس شخص کو جو اپنے گھر نماز پڑھتا ہے۔ اور اذان اور تکبیر ان دونو مسافر اور گھر میں نماز پڑھنے والے کے لئے مستحب ہے۔ مسائلہ عورتوں کے لئے اذان اور تکبیر مستحب نہیں ہے۔

## باب شروط الصلوٰۃ

(نماز کی شرطوں کا بیان) مسائلہ نماز کے واسطے چھ شرطیں ہیں۔ یعنی چھ باتیں السنی ہیں

کہ جب تک نماز سے پہلے وہ چھٔوں نہ پائی جائیں نماز نہیں ہوتی۔ (۱) بدن کا پاک ہونا نجاستِ[۱] حقیقی اور حکمی دونو سے (۲) لباس کا پاک ہونا۔ (۳) جائے نماز کا پاک ہونا۔ (۴) برہنگی کو ڈھانپنا۔ (۵) قبلہ کی طرف مُنہ کرکے نماز پڑھنا۔ (۶) نماز کی نیت کرنا بلا فصل۔ **مسألہ**۔ مرد کی برہنگی ناف کے نیچے سے گھُٹنوں تک ہے۔ **مسألہ** آزاد عورت کا بدن سب برہنگی میں داخل ہے۔ سوائے چہرہ اور دونو ہتھیلیوں اور دونو پیروں کے۔ **مسألہ**۔ عورت کی چوتھائی پنڈلی کا کھُلجانا نماز سے مانع ہے اور یہی حال ہے بالوں اور پیٹ اور ران اور شرم گاہ کا کہ اگر ان میں سے کسی کی چوتھائی کھُلجائیگی تو نماز نہیں ہوگی۔ **مسألہ**۔ لونڈی کے احکام مثل مرد کے ہیں لیکن لونڈی کی پیٹھ اور پیٹ برہنگی میں داخل ہے نہ مرد کا۔ **مسألہ**۔ اگر کسی نمازی کے پاس ایک ایسا کپڑا ہے کہ اُس کی چوتھائی پاک ہے۔ اور اُس نے ننگے بدن نماز پڑھی تو درست نہ ہوگی اور اگر چوتھائی سے کم پاک ہے تو اُس کو اختیار ہے چاہے ننگے بدن نماز پڑھے یا پہنکر پڑھے۔ **مسألہ**۔ اگر نمازی کپڑا نہ پائے بیٹھکر نماز پڑھے اور رکوع وسجدہ اشارہ سے ادا کرے۔ کیونکہ ایسی حالت میں بیٹھکر اشارہ سے نماز پڑھنا کھڑے ہوکر رکوع وسجود کے ساتھ ادا کرنے سے بہتر ہے۔ **مسألہ** نیت میں یہ لازم ہے کہ اپنے دل میں خیال کرے کہ کونسی نماز پڑھتا ہے **مسألہ** نفل اور سنت اور تراویح کے واسطے مطلق نیت کافی ہے۔ اور فرض کے واسطے اپنے دل میں تعیین کرنا شرط ہے مثلاً عصر کی فرض پڑھتا ہوں۔ **مسألہ** مقتدی پر لازم ہے کہ متابعت کی بھی نیت کرے۔ **مسألہ**۔ نماز جنازہ کی نیت اسطرح کرے کہ نماز پڑھتا ہوں اللہ تعالٰی کے واسطے میّت کے حق میں دعا کرتے ہوئے **مسألہ**۔ مکّی پر فرض ہے ٹھیک عمارت کعبہ کی طرف مُنہ کرنا اور غیر مکّی پر فرض ہے جہت کعبہ کی طرف متوجہ ہونا۔ **مسألہ**۔ جو شخص کہ کسی وجہ سے قبلہ کی طرف متوجہ ہوتے

(۱) نجاست حقیقی وہ نجاست ہے جو محسوس ہو جیسے بول براز وغیرہ اور نجاست حکمی وہ نجاست ہے جو محسوس نہ ہوسکے جیسے جنابت اور حدث کے بدن کی نجاست ۱۲

سے خائف ہے اُس کو جائز ہے جس طرف ہو سکے مُنہ کر کے نماز پڑھے۔ مسئلہ اگر قبلہ میں شبہ ہو کہ کس طرف ہے تو چاہیئے کہ اپنے دل سے پوچھے پس جسطرف اُس کا دل گواہی دے اُسی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھے۔ مسئلہ اگر دل کی گواہی میں بعد کو غلطی ثابت ہوئی۔ تو دوبارہ نماز نہ پڑھے۔ اور اگر غلطی نماز ہی میں معلوم ہو جائے تو قبلہ کی طرف پھر جائے۔ مسئلہ۔ اگر اندھیری رات میں کچھ لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ہر ایک نے اپنا جدا جدا قبلہ ٹھیرایا۔ اور امام کا حال معلوم نہیں کہ اُس کا مُنہ کس طرف ہے تو سب کی نماز ہو گئی +

# باب صفۃ الصّلوٰۃ

## یعنی افعال نماز کی کیفیت کا بیان

مسئلہ نماز میں جن کاموں کا کرنا فرض ہے وہ سات ہیں۔ اول تکبیر تحریمہ۔ دوسرے کھڑا ہونا۔ تیسرے قرآن پڑھنا۔ چوتھے رکوع کرنا۔ پانچویں سجدہ کرنا۔ چھٹے قعدہ اخیر میں اتنی دیر بیٹھنا کہ التحیات پوری پڑھ لے۔ ساتویں اپنے فعل سے باہر آنا۔ مسئلہ۔ نماز میں جن کاموں کا کرنا واجب ہے وہ بارہ ہیں (۱) سورہ فاتحہ پڑھنا (۲) فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا تین آئتیں چھوٹی چھوٹی یا ایک لمبی آیت پڑھنا (۳) پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے واسطے معین کرنا (۴) فعل مکرر میں ترتیب کی رعایت کرنا (۵) ہر ایک رکن کو تسکین و قرار کے ساتھ ادا کرنا۔ (۶) قعدہ اولیٰ کرنا (۷) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔ (۸) لفظ السلام کے ساتھ نماز سے خارج ہونا۔ (۹) نماز وتر میں دعا قنوت پڑھنا (۱۰) نماز عیدین میں زائد تکبیریں کہنا (۱۱) جہری نمازوں میں جہر کے ساتھ قرأت کرنا۔ (۱۲) سری نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔ مسئلہ۔ نماز میں جن کاموں کا کرنا سنت ہے۔ وہ

[۱] یہ مخصوص امام کے واسطے ہے ۱۲

تئیس ۲۳ ہیں۔ (۱) تکبیر تحریمہ کے واسطے دونو ہاتھ اُٹھانا۔ (۲) ہاتھ کی اُنگلیوں کو کشادہ رکھنا۔ (۳) امام کو باواز بلند تکبیر کہنا۔ (۴) ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ آخر تک آہستہ پڑھنا۔ (۵) بعدہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا (۶) بعد تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا۔ (۷) ختم فاتحہ کے بعد آہستہ سے آمین کہنا (۸) ثنا[1] و تعوذ[2] و تسمیہ[3] و تامین[4] آہستہ پڑھنا (۹) دونو ہاتھ باندھنا اس طور پر کہ دایاں اوپر رہے اور بایاں نیچے۔ (۱۰) ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا۔ (۱۱) رکوع کے واسطے تکبیر کہنا۔ (۱۲) رکوع سے اُٹھنا۔ (۱۳) رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہنا (۱۴) رکوع میں دونو گھٹنوں کو دونو ہاتھوں سے پکڑنا۔ (۱۵) ہاتھ کی انگلیاں کو کشادہ رکھنا (۱۶) سجدہ کے لئے تکبیر کہنا (۱۷) سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنا۔ (۱۸) حالت سجدہ میں گھٹنوں اور ہاتھوں کو زمین پر رکھنا (۱۹) بایاں پیر بچھانا اور دایاں کھڑا رکھنا۔ (۲۰) رکوع اور سجود کے درمیان قومہ[5] کرنا۔ (۲۱) دو سجدوں کے درمیان جلسہ[6] کرنا۔ (۲۲) تشہد کے اخیر کے بعد درود پڑھنا (۲۳) تشہد کے اخیر کے بعد کوئی ایسی دعا پڑھنا جو لفظ قرآن اور ادعیہ[7] ماثورہ کے ساتھ مشابہ ہو۔

**مسائل** نماز میں جن کاموں کا کرنا مستحب ہے، وہ چھ ہیں۔ (۱) حالت قیام میں سجدہ گاہ پر نظر رکھے[8] (۲) جمائی کے وقت مُنہ بھینچ لے (۳) اگر آستینیں فراخ ہوں اور ہاتھ اُن میں ڈھکے ہوں تو تکبیر اولے کے وقت ہاتھوں کو اُن میں سے باہر نکال لے (۴) حتے الامکان کھانسی کو روکے (۵) جب موذن حی علے الفلاح

[1] ثنا یعنی سبحانک اللھم پڑھنا آخر تک ۱۲ [2] تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا ۱۲ [3] تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا ۱۲ [4] تامین یعنی آمین کہنا ۱۲ [5] قومہ۔ بعد رکوع سیدھا کھڑا ہو جانا ۱۲

[6] جلسہ۔ پہلے سجدہ کے بعد اور دوسرے سے پہلے سیدھا بیٹھ جانا ۱۲

[7] ادعیہ۔ جمع دعا ہے اور ادعیہ ماثورہ سے مراد وہ دعائیں ہیں جو سلف سے چلی آتی ہیں ۱۲

[8] اور حالتِ رکوع میں پشت قدم پر۔ اور حالتِ سجود میں ناک پر۔ اور حالت جلوس میں گودی پر اور سلام پھیرنے کے وقت کندھوں پر ۱۲

کذا فی الشرنبلالی ۱۲ مترجم

کہے نماز کے واسطے کھڑا ہو جائے (۶) جب اقامت کہنے والا قد قامت الصلوٰۃ کہے امام نماز شروع کردے ❖

## مسائل متعلقہ ادائے نماز

**مسئلہ** اگر نماز کو بجائے تکبیر تحریمہ کے لا الہ الا اللہ سے یا سُبحان اللہ سے شروع کیا تو نماز ہوگئی **مسئلہ**۔ اگر تکبیر تحریمہ بجائے عربی کے فارسی یا اور کسی زبان میں کہے تو نماز ہوجائیگی۔ **مسئلہ**۔ اگر عربی نہیں پڑھ سکتا اور قرآنمجید کا ترجمہ فارسی یا اور کسی زبان میں بجائے قرأت کے پڑھا تو نماز ہوجائیگی **مسئلہ** اگر بجائے تحریمہ کے اللّٰھم اغفرلی یا بسم اللہ پڑھ کے نماز شروع کریگا تو صحیح نہ ہوگی **مسئلہ**۔ مقتدی کو چاہیئے کہ تکبیر تحریمہ امام کے ساتھ ہی کہے آگے پیچھے نہ کہے۔ **مسئلہ**۔ جب امام قرأت شروع کردے۔ اور مقتدی آکر جماعت میں شریک ہو۔ تو ثنا نہ پڑھے۔ اور اگر مسبوق ہے تو پڑھ لے۔ **مسئلہ**۔ امام نماز عیدین میں تعوذ کے بعد تکبیرات عید کی پڑھے اور ثنا پہلے اُن سے۔ **مسئلہ**۔ نمازی اگر مقتدی نہ ہو۔ تو ہر رکعت کے اول میں فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور فاتحہ و سورت کے درمیان نہ پڑھے[1] **مسئلہ** بسم اللہ قرآنمجید کی ایک آیت ہے جو دو سورتوں کے درمیان فصل کے واسطے نازل ہوئی ہے۔ اور کسی سورت کا جزو نہیں ہے۔ **مسئلہ**۔ اگر سجدہ میں ناک اور ماتھا دونو زمین پر نہ ٹیکیگا نماز مکروہ ہوگی۔ **مسئلہ**۔ اگر عمامہ کے پیچ پر سجدہ کریگا نماز مکروہ ہوگی۔ عورت کو چاہیئے کہ حالت سجود میں دونو بازوں کو سمیٹے اور پیٹ کو رانوں سے لگائے رہے۔ **مسئلہ**۔ سوائے سات مقام کے

---

[1] علامہ شرنبلالی نے مراقی الفلاح میں کہا کہ بعد فاتحہ قبل سورت اگر بسم اللہ نمازی نے پڑھ لی تو کچھ کراہت نہیں ہے ۱۲

کسی جگہ رفع یدین نہ کرے (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت (۲) دعائے قنوت کے وقت۔ (۳) تکبیرات عیدین کے وقت۔ (۴) بوسۂ حجر اسود کے وقت (۵) صفا و مروہ میں (۶) عرفات میں۔ (۷) جمرات میں۔ **مسألہ**۔ عورت قعدہ میں سرین کے بل بیٹھے اور دونو پیر دائیں طرف نکال دے۔ **مسألہ** مقتدی اگر امام کے دائیں طرف ہو۔ تو بائیں طرف کے سلام میں امام کا خیال کرے۔ اور اگر بائیں طرف ہو تو دائیں طرف کے سلام میں اُس کا خیال کرے۔ اور اگر اُس کی پشت پر ہو تو دونو طرف کے سلام میں اُس کا خیال کرے ❖

# باب مسائل متعلقہ قرأت

**مسألہ**۔ فرضوں کی دو رکعتوں میں اور وتر و سنن و نوافل کی کل رکعتوں میں قرآن مجید کا پڑھنا فرض ہے۔ **مسألہ**۔ مغرب اور عشا اور فجر کی نمازوں میں قرأت جہر سے کرے۔ اگرچہ قضا پڑھتا ہو۔ اور جمعہ و عیدین میں بھی قرأت جہر سے کرے۔ اور سوائے ان کے اور سب نمازوں میں آہستہ پڑھے۔ **مسألہ** جہری نمازوں میں قرأت بالجہر امام پر واجب ہے نہ منفرد پر **مسألہ** منفرد کو اختیار ہے کہ جہری نمازوں میں قرأت جہر سے کرے یا آہستہ اور ایسا ہی رات کے نفل پڑھنے والے کو بھی اختیار ہے کہ قرأت بالجہر کرے یا آہستہ۔ **مسألہ**۔ اگر عشا کی پہلی دو رکعتوں میں بعد فاتحہ کوئی سورت نہیں پڑھی تو پچھلی دو رکعتوں میں مع فاتحہ جہر کے ساتھ پڑھے۔ **مسألہ**۔ اگر پہلی ایک یا دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو پچھلی رکعتوں میں اس کو نہ پڑھے **مسألہ**۔ قرأت میں قدر فرض ایک آیت ہے۔ اگرچہ ایک آیت قصیرہ ہو۔ اور اگرچہ سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہو۔ **مسألہ**۔ قرأت میں سنت یہ ہے کہ اگر سفر میں ہے تو فاتحہ اور کوئی دوسری

سوت پڑھ لے اور اگر مقیم ہے تو بعد فاتحہ فجر و ظہر میں طوالِ[1] مفصل میں سے اور عصر و عشا میں اوساط[2] مفصل میں سے اور مغرب میں قصارِ[3] مفصل میں سے کوئی سورت پڑھے مسألہ فجر کی پہلی رکعت بہ نسبت دوسری کے دراز کرنی چاہیئے۔ مسألہ قرأت نماز میں قرآن مجید کے کسی حصہ کی تخصیص تعیین نہیں کیگئی ہے نمازی جہاں سے چاہے پڑھے۔ مسألہ۔ مقتدی قرأت نہ کرے بلکہ دھیان دیکے سنے جب امام جہر سے پڑھتا ہو۔ اور خاموش رہے جبکہ وہ آہستہ پڑھتا ہو۔ مسألہ امام کی قرأت پر کان لگانا اور خاموش رہنا بعید و قریب دونو پر یکساں واجب ہے ✣

# فصل فی کیفیۃ ترکیب افعال الصلوٰۃ

یعنی ادا نماز کا طریقہ

نمازی جب نماز میں داخل ہونے کا ارادہ کرے چاہیئے کہ دونو ہاتھ دونو کانوں کی سیدھ تک اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھے اس طرح پر کہ دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر رہے پھر ثنا پڑھے یعنی سُبْحَانَکَ[4] اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم پڑھے پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے پھر سورہ فاتحہ یعنی قرآن مجید کی پہلی صورت پڑھے اور اُس کے خاتمہ پر امام ہو خواہ مقتدی آہستہ آمین کہے پھر کوئی اور سورت پڑھے یا تین آئتیں قرآن مجید کی کسی جگہ سے پڑھے۔ اور جب پڑھ چکے تکبیر کہے بغیر دراز

---

[1] طِوالِ مُفصّل ۔ سورہ حجرات سے ۔ سورہ بروج کے آخر تک ۱۲ [2] اَوساطِ مُفصّل طارق سے لم یکن تک ۱۲

[3] قِصارِ مُفصّل ۔ لم یکن سے آخر قرآن تک ۱۲

[4] ۔ یا اللہ میں تجھکو ہر عیب سے پاک جانتا ہوں اور تیری خوبیوں کے بیان سے تجھکو یاد کرتا ہوں ۔ اور اس بات پر ایمان رکھتا ہوں ۔ کہ بہت بزرگ اور بابرکت ہے تیرا نام ۔ اور بہت عالیشان ہے تیری ذات ۔ اور کوئی قابل پرستش نہیں ہے تیرے سوا ۱۲

کرنے آواز کے اور رکوع میں جائے اور دونو ہاتھ دونو گھٹنوں پر رکھے اس طرح پر کہ ہتھیلیاں گھٹنوں کی چپنیوں پر جم جائیں اور انگلیاں کشادہ رہیں۔ اور پشت کو ایسا ہموار رکھے کہ اگر اُس پر پانی کا پیالہ بھر کر رکھا جائے تو ٹھیر جاوے اور سر کو سرین کے برابر رکھے اور تین بار کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پھر سر اُٹھائے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے اگر امام ہو۔ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے اگر مقتدی ہو۔ اور دونو کہے اگر منفرد ہو۔ پھر تکبیر کہے اور سجدہ کو جائے اس طور سے کہ اول دونو گھٹنے زمین پر ٹیکے پھر دونو ہاتھ رکھے پھر دونو ہتھیلیوں کے درمیان مُنہ رکھے اور ناک اور ماتھے کے بل سجدہ کرے اور حالت سجود میں بازؤں کو پسلیوں سے اور پیٹ کو رانو سے جدا رکھے اور پیروں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہے۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے سر اُٹھائے اور جلسہ کرے۔ پھر تکبیر کہے اور دوسرا سجدہ کرے۔ پھر دوسری رکعت کے قیام کے واسطے تکبیر کہے اور اُٹھے اس طور پر کہ نہ قیام سے پہلے بیٹھے اور نہ اُٹھنے میں ہاتھ زمین پر ٹیکے اور دوسری رکعت مثل اول کے ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں ثنا و تعوذ نہیں ہے۔

اور جب دوسری رکعت کے دونو سجدوں سے فارغ ہو جائے۔ بائیں پیر کو بچھائے اور اُس پر بیٹھے اور دائیں کو پنجہ کے بل کھڑا کرے اور اُس کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے اور دونو ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کرکے دونو رانوں پر رکھے اور تشہد[۱۵] پڑھے۔ اور قعدۂ ثانیہ مثل اولٰے کے ہے۔ مگر اس میں بعد تشہد

---

۱۵ اور وہ یہ ہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
ترجمہ تمام زبانی اور جسمانی اور مالی عبادتیں اللہ کے واسطے ہیں۔ اے نبی تجھ پر سلامت نازل اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر سلامت نازل ہو اور اللہ کے نیکوکار بندوں پر نازل ہو۔ میں صحیح خبر دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت و قابل پرستش نہیں ہے۔ اور میں صحیح خبر دیتا ہوں کہ اُس کا بندہ اور پیغمبر ہے ۱۲

درود پڑھے آنحضرت علیہ السلام پر اور بعدہٗ ایسی عبارت سے دعا مانگے جو قرآن مجید کے ساتھ مشابہ ہو۔ یا ادعیہ[۱] ماثورہ کے مانند ہو۔ لوگوں کی باتوں کے مشابہ نہ ہو۔ یعنی ایسی درخواست نہ ہو۔ جو لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہیں جیسے مجھے پانی پلادے روٹی کھلادے۔ لڑکی بیاہ دے علیٰ ہذا القیاس اور امام کے ساتھ دائیں بائیں سلام پھیرے اور نیت کرے کہ یہ سلام میں نے پیار کے لوگوں اور فرشتوں اور امام پر ہو۔ اور امام کو چاہیئے کہ دونو طرف کے سلاموں میں نیت کرے کہ یہ سلام جماعت کے نمازیوں اور فرشتوں پر ہو ✤

# بَابُ الجَمَاعَۃ

**مسالہ** پانچوں وقت کی فرض نمازوں اور تراویح اور بعد تراویح کے وتروں کے واسطے جماعت کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ **مسالہ** سب سے زیادہ مستحق امامت کا وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ پھر وہ جو سب سے زیادہ خوش قرأت ہو۔ پھر وہ جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ پھر وہ جو سب سے زیادہ عمر میں ہو۔ **مسالہ**۔ چھ قسم کے آدمیوں کا امام ہونا مکروہ ہے (۱) غلام (۲) گنوار یعنی دہاتی ناخواندہ (۳) فاسق یعنی بدکار (۴) بدعتی۔ (۵) نابینا

---

[۱] درود اور دعا ماثورہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ✤ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ترجمہ یا اللہ رحمت نازل کر محمد پر اور آل محمد پر جیسا تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی ہے اور بہت برکت نازل کر محمد پر اور آل محمد پر جیسی تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہے بلاشبہ تو بہت سراہا ہوا اور بہت بزرگ ہے۔ اے میرے مالک مجھ کو اور میری اولاد کو پکا نمازی بنادے۔ اے ہمارے مالک جس دن حساب قائم ہو (یعنی اعمال کا حساب ہونے لگے) اس دن بخش دیجیو مجھ کو اور میرے والدین کو اور تمام ایمان والوں کو ۱۲

(۶) ولدالزنا- **مسئلہ** امام کا طول دینا نماز میں مکروہ ہے۔ یعنی ارکانِ نماز کو طول دینا مثلاً قرأت کو حدِ مسنون سے زیادہ دراز کرنا یا دیر تک رکوع یا سجود میں رہنا۔ باوجودیکہ مستحب امور ہیں! امامت کی حالت میں مکروہ ہیں۔ اس لئے کہ امام کے پیچھے ضعفا و مریضین و ارباب مشاغل بھی ہوتے ہیں۔ اور اُن کو ادائے مستحبات کی طاقت و وسعت یا فراغت و فرصت نہیں ہوتی۔ اور جب کسی طول دینے والے امام کی اقتدا میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو اصل فرض کو بھی بیدلی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ اور عمل اُن کا نیکی برباد گنہ لازم کا مصداق ہو جاتا ہے۔ **مسئلہ** عورتوں کی جماعت مکروہ ہے۔ اور اگر باوجود کراہت وہ جماعت کریں تو چاہئے کہ جس عورت کو امام بنائیں اُس کو صف کے درمیان کھڑا کریں جیسے ننگوں کی جماعت میں کیا جاتا ہے۔ **مسئلہ**۔ اگر امام کا مقتدی ایک ہو۔ تو چاہئے کہ اس کی دائیں طرف کھڑا ہو۔ اور دو ہو جائیں تو پیچھے کھڑے ہوں **مسئلہ** ترتیب صفوف میں اول مردوں کی صف رہنا چاہئے۔ پھر لڑکوں کی پھر خنثے کی پھر عورتوں کی۔ **مسئلہ** اگر ایک مشتہے عورت مرد نمازی کے محاذی کھڑی ہو جائے رکوع و سجود والی نماز میں جو دونوں ایک امام کے پیچھے پڑھ رہے ہیں اور دونوں کے درمیان کوئی حائل نہ ہو۔ تو مرد کی نماز فاسد ہو جائیگی۔ بشرطیکہ امام نے اُس عورت کی امامت کی نیت کی ہو۔ **مسئلہ** چاہئے کہ عورتیں نماز کی جماعتوں میں نہ آیا کریں جوان ہوں خواہ بڑھیا۔ **مسئلہ**۔ مرد کا امام بنانا عورت یا خنثے یا نابالغ کو یا امام بنانا غیر معذور کا معذور کو اور خواندہ کا ناخواندہ کو اور لباس والے کا ننگے کو۔ اور رکوع و سجود سے نماز پڑھنے والے کا اشارہ سے پڑھنے والے کو۔ اور فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کو یا دوسرے وقت کے فرض پڑھنے والے کو فاسد و ناجائز ہے۔ **مسئلہ** صحیح ہے وضو والے کی اقتدا تیمم والے کے

پیچھے اور دھونیوالے کی مسح کرنے والے کے پیچھے اور کھڑے کی بیٹھے کے پیچھے اور راست قد کی کبڑے کے پیچھے اور اشارہ والے کی اشارہ والے کے پیچھے اور نفل پڑھنے والے کی فرض پڑھنے والے کے پیچھے۔ **مسألہ** اگر بعد نماز پڑھ چکنے کے فوراً یا کچھ دیر کے بعد معلوم ہوا کہ امام بے وضو یا جنب تھا۔ یا اس کے بدن یا کپڑے میں نجاست تھی تو مقتدی ۱؎ نماز دوبارہ پڑھے۔ **مسألہ** اگر ایک ناخواندہ شخص امام ہوا۔ اور دو شخص مقتدی ہوئے ایک خواندہ دوسرا ناخواندہ تو سب کی نماز فاسد ہو جائیگی۔ **مسألہ** اگر امام نے ایک مقتدی کو خلیفہ بنایا اور وہ ناخواندہ ہے۔ تو سب کی نماز باطل ہو جائیگی۔ اگرچہ یہ استخلاف تشہد ہی میں واقع ہوا ہو ؛

## باب الحدث فی الصلوٰۃ

**مسألہ**۔ اگر نمازی نماز کے اندر بے وضو ہو جائے تو چاہیئے کہ فوراً جا کر وضو کرے۔ اور آکر بقیہ نماز تمام کرے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ کل نماز از سر نو پڑھے۔ **مسألہ** اگر نماز کے اندر امام کا وضو جاتا رہے تو چاہیئے کہ مقتدیوں میں سے کسی ایسے کو جو قابل امامت ہو اپنا خلیفہ کر دے۔ **مسألہ** اگر نمازی کو گمان ہوا کہ اس کا وضو جاتا رہا ہے اور وہ وضو کے واسطے چلا۔ یہاں تک کہ مسجد سے نکل گیا پھر معلوم ہوا کہ وضو نہیں ٹوٹا تو نماز نئے سرے سے پڑھے۔ **مسألہ** اگر نمازی کو نماز میں جنون یا احتلام ہو گیا یا بیہوشی ہو گئی تو نماز از سر نو پڑھے بنا ۲؎ نہ کرے

۱؎ یعنی اگر امام میں ان مذکورہ میں سے کوئی امر پایا گیا۔ تو مقتدی پر بھی نماز کا اعادہ ویسا ہی واجب ہے جیسا کہ امام پر اور امام اگر بعد نماز مقتدیوں سے دور پڑ گیا اور پھر اس کو ان امور میں سے کوئی امر اپنی نسبت ظاہر ہوا تو اسپر واجب ہے کہ مقتدیوں کو خط یا قاصد بھیجکر آگاہ کرے ۱۲

۲؎ بنا کرنا یہ ہے کہ باقیماندہ کو ادا کرنے اور جو پہلے پڑھ چکا ہے اس کو دوبارہ نہ پڑھے ۱۲

مسائلہ۔ اگر تشہد پڑھنے کے بعد وضو جاتا رہے تو چاہیئے کہ وضو کر کے آوے
اور بیٹھے اور سلام پھیرے۔ مسائلہ اگر تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے جان
بوجھ کر وضو توڑ دے یا باتیں کرنے لگجاے تو نماز پوری ہوگئی۔ مگر ایک واجب
ترک ہوگیا یعنی خروج بہ لفظ سلام۔ مسائلہ۔ اگر تیمم سے نماز پڑھنے والے نے
نماز میں پانی دیکھ لیا۔ یا کسی موزہ والے کی مدتِ مسح نماز میں پوری ہوگئی یا اُس نے
اپنا موزہ عمل یسیر[1] سے اتار لیا۔ یا برہنہ نماز پڑھنے والے نے کپڑا پالیا۔ یا اشارہ سے
نماز پڑھنے والا رکوع وسجود پر قادر ہوگیا۔ تو ان پانچوں صورتوں میں نماز جاتی
رہیگی۔ مسائلہ اگر ایک ناخواندہ بغیر قرارت نماز پڑھتا تھا۔ اور نماز کے اندر
اُس کو کوئی سورت کسی کے پڑھنے سے یاد ہوگئی یا بھولی ہوئی تھی اور یاد آگئی
تو اُس کی نماز باطل ہوگئی نئے سر سے پڑھے مسائلہ۔ اگر کسی نمازی صاحب
ترتیب کو نماز میں یاد آیا۔ کہ میری فلاں وقت کی نماز فوت گئی اور وقت میں
گنجائش ہے تو اُس نماز کو توڑدے اور فوت شدہ نماز کو قضا کرکے بعدہ اسکو ادا کرے
مسائلہ۔ اگر امام خواندہ نے شخص اُمّی یعنی ناخواندہ کو خلیفہ بنا لیا۔ تو اُس کی
نماز باطل ہوگئی۔ مسائلہ فجر کی نماز پڑھتا تھا اور آفتاب نکل آیا۔ یا جمعہ پڑھتا
تھا۔ اور عصر کا وقت داخل ہوگیا۔ یا زخمی تھا اور نماز میں زخم کے اچھا ہوجانے
سے پٹی الگ ہوگئی۔ یا معذور تھا اور اُس کا عذر جاتا رہا۔ تو ان سب صورتوں میں
نماز باطل ہوجائیگی۔ وضو کرکے از سر نو پڑھے۔ مسائلہ۔ مسبوق کو خلیفہ

---

۱؎ اور اگر عمل کثیر سے اُتارا ہے تو بالاتفاق فاسد ہوجائیگی اور عمل کثیر و یسیر کی تحدید میں بعضوں نے کہا ہے
کہ جو کام ایک ہاتھ سے نہ ہوسکے وہ عمل کثیر ہے۔ جیسے عمامہ باندھنا۔ اور جو ایک ہی ہاتھ سے ہوسکے۔
وہ عمل یسیر ہے جیسے ٹوپی اوڑھنا۔ مگر امام صاحب رحمۃ اللہ کے نزدیک کثیر و یسیر کی تحدید مکلف کی رائے پر مفوض
ہے۔ پس جس کام کو نمازی خود کثیر سمجھے وہ کثیر ہے۔ اور جس کو وہ یسیر سمجھے وہ یسیر ہے ۱۲

واللہ اعلم ۱۲ مترجم

بنانا درست ہے پس وہ جب امام کی بقیہ نماز تمام کر چکے۔ تو کسی مدرک[1] کو اپنی جگہ کر دے کہ وہ مقتدیوں کے ساتھ سلام پھیرے اور یہ اپنی بقیہ نماز ادا کرے۔ مسأله اگر مسبوق نے اخیر کے التحیات کے بعد ایسا کام کیا جس سے نماز جاتی رہی تو اُسی کی نماز جاتی رہیگی اَوروں کی نہیں! اور اگر مسبوق کے امام نے اخیر التحیات کے بعد قہقہہ مارا تو صرف مسبوق کی نماز جاتی رہیگی۔ مسأله۔ اگر قعدہ اخیر میں التحیات کے بعد امام بلا سلام مسجد سے باہر نکل گیا۔ یا باتیں کرنے لگا تو مسبوق کی نماز باقی رہی۔ مسأله۔ اگر رکوع میں یا سجدہ میں وضو ٹوٹا تو وضو کر کے باقی نماز ادا کرے اور اُس رکوع اور سجدہ کو بھی پھر کر لے اور اگر رکوع میں یا سجدہ میں یاد آیا کہ پہلی رکعت میں رکوع نہیں کیا یا سجدہ نہیں کیا سو اسی حالت میں اُس نے وہ پچھلا رکوع یا سجدہ کیا۔ تو اب اس رکوع یا سجدہ کو جس میں یاد ہوا تھا پھر کر نہ کرے۔ مسأله اگر ایک مقتدی امام کے پیچھے نماز میں ہے اور امام کا وضو ٹوٹ گیا۔ تو وہ مقتدی خود بخود بجائے اُس امام کے ہو گیا۔ اگرچہ امام اس کو اپنا قائم مقام کرنے کی نیت نہ کرے ÷

# بَابُ مَا یُفْسِدُ الصَّلٰوۃَ وَمَا یُکْرَہُ فِیْھَا

یعنی مفسدات و مکروہات نماز کا بیان

مسأله۔ مفسداتِ نماز میں سے بارہ بہانیر مذکور ہیں (۱) بات کرنا کم ہو یا زیادہ عمداً ہو یا سہواً۔ (۲) دعا میں ایسی چیز مانگنا جو ہم آپس میں ایک دوسرے سے

---

[1] مدرک وہ مقتدی جس نے اول سے آخر تک ساری نماز امام کے ساتھ پائی ہے۔ اور مسبوق وہ ہے جو ایک رکعت یا کئی رکعتیں ہو چکنے کے بعد اگر جماعت میں شریک ہوا۔ اور جو مقتدی شروع نماز شریک جماعت تھا پھر وضو کے شکست ہو جانے سے یا کسی جہت سے نماز سے علیحدہ ہو گیا اور پھر آکر اسی جماعت میں شریک ہو گیا۔ اس کو لاحق کہتے ہیں ۱۲ واللہ اعلم

مانگ سکتے ہیں۔ (۳) درد یا مصیبت سے چلا اٹھنا۔ یا ہائے ہائے کرنا۔ یا اُف اُف کرنا۔ (۴) بلا عذر کھکھارنا (۵) چھینکنے والے کو جواب دینا یعنی یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا (۶) اپنے امام کے سوا کسی کو قرأت میں لقمہ دینا (۷) لا الٰہ الا اللہ سے کسی بات کا جواب دینا۔ (۸) کسی کو سلام کرنا (۹) سلام کا جواب دینا۔ (۱۰) قرآنِ مجید میں دیکھ دیکھ کر قرأت کرنا (۱۱) کچھ کھانا یا پینا تھوڑا ہو خواہ بہت عمداً ہو خواہ سہواً (۱۲) ایک نماز کے اندر دوسری نماز شروع کر دینا۔ مثلاً ظہر پڑھتا تھا۔ اور بیچ میں عصر یا نفل کی نیت سے تکبیر تحریمہ کہہ دی تو ظہر فاسد ہو گئی۔ **مسئلہ** شوقِ جنت یا خوفِ جہنم سے رونا مفسد نماز نہیں ہے۔ **مسئلہ**۔ اگر کچھ لکھا ہوا دیکھا اور اس کو سمجھ لیا۔ یا دانتوں میں رکی ہوئی کھانے کی چیز جو ایک چنے سے زیادہ نہ تھی نگل گیا یا کوئی اُس کی سجدہ گاہ میں ہو کر نکل گیا۔ تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی مگر سجدہ گاہ سے گزرنے والا گنہگار ہوگا۔

**ف** صحرا[1] اور مسجد کبیر میں نمازی کے آگے سے گذر جانا ممنوع نہیں ہے۔ بشرطیکہ سجدہ گاہ اور قدمگاہ کے درمیان ہو کر نہ نکلے۔

**مسئلہ**۔ مکروہات نماز میں سے تیرہ یہاں پر مذکور ہیں (۱) اپنے کپڑے یا بدن سے کھیلنا (۲) کنکریوں کو اُلٹ پلٹ کرنا۔ (۳) اُنگلیاں چٹکانا (۴) کمر پر ہاتھ رکھنا (۵) دائیں بائیں مُنہ پھیر کے دیکھنا۔ (۶) کُتے کی طرح بیٹھنا (۷) قعدہ میں دونوں پیروں کو بچھا دینا (یہ بالخصوص مرد کی نماز میں مکروہ ہے۔ اور عورت کی نماز میں نہیں۔ مکروہ کیونکہ اُس کی تو نشست شروع ہی یہی ہے) (۸) ہاتھ سے سلام کا جواب دینا۔ (۹) بلا عذر پالتی مار کے قعدہ کرنا (۱۰) بالوں کا جوڑا باندھ کے۔

---

[1] شامی میں لکھا ہے کہ مسجد صغیرہ کی تحدید میں دو قول ہیں ایک یہ کہ ساٹھ ہاتھ سے کم ہو اور دوسرا یہ کہ چالیس ہاتھ سے کم ہو۔ پس معلوم ہوا کہ مسجد کبیر ایک قول پر کم از کم ساٹھ ہاتھ اور دوسرے میں چالیس ہاتھ ہے اور یہ مقدار اُس کے عرض کی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

نماز پڑھنا۔ (سجدہ کے وقت کپڑے کو آگے پیچھے سے سمیٹنا۔ (۱۲) جمائی لینا۔[۱] (۱۳) آنکھیں بھینچ لینا (۱۴) امام کا محراب کے اندر یا مقتدیوں سے جدا ہو کر کسی اونچی جگہ کھڑا ہونا (۱۵) ایسا کپڑا پہننا جس میں جانداروں کی تصویریں ہوں۔ (۱۶) سر پر یا سامنے یا پہلو میں تصویر کا ہونا (۱۷) آیات و تسبیحات کو شمار کرنا **مسألہ** سجدہ گاہ سے ایکبار کنکریاں ہٹانا مکروہ نہیں ہے۔ **مسألہ** اگر کوئی چھوٹی سی تصویر جو مشکل سے نظر آتی ہو یا سر کٹی تصویر یا غیر ذی روح کی تصویر نمازی کے سامنے یا اوپر یا برابر رکھی ہو تو نماز مکروہ نہ ہو گی۔ **مسألہ** سانپ یا بچھو کو نماز میں مار ڈالنا مکروہ نہیں ہے۔ اگرچہ عمل کثیر[۲] سے ہو۔ **مسألہ** اگر نمازی کے سامنے چراغ یا شمع جل رہی ہو یا تلوار لٹک رہی ہو یا قرآن مجید رکھا ہو یا کوئی شخص نمازی کی سجدہ گاہ کے قریب بیٹھا ہوا باتیں کر رہا ہو اور نمازی کی طرف اُس کی پشت ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں ہے۔ **مسألہ** تصویروں والے بچھونے پر نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے بشرطیکہ سجدہ تصویر پر نہ ہو +

# مسائل متفرقہ متعلقہ باب کراہت

**مسألہ** قضاء حاجت کے وقت کعبہ کی طرف پشت کرنا اور مُنہ کرنا مکروہ ہے **مسألہ** مسجد کا دروازہ بند رکھنا مکروہ ہے بشرطیکہ کھلا رہنے میں کسی طرح کے نقصان یا نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔ **مسألہ** مسجد کی چھت پر اپنی بیبی سے ہم بستر ہونا یا پیشاب کرنا

[۱] حتی الامکان جمائی کو روکنا چاہئے اور اگر نہ رُکے تو بائیں ہاتھ کی پشت منہ کو بند کر لینا چاہئے۔ شامی نے لکھا ہے کہ دفع جمائی کے واسطے تصور اس امر کا کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو کبھی جمائی نہیں آئی مجرب ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

[۲] نمازی کے حق میں عملِ کثیر وہ کام ہے جو ایک ہاتھ سے نہ ہو سکے اور عملِ یسیرہ وہ ہے جو ایک ہاتھ سے ہو سکے اور عمل کثیر مفسد نماز ہے لیکن سانپ اور بچھو اور انہیں جیسے موذیوں کا نماز میں قتل کرنا گو کہ عمل کثیر ہی سے ہو۔ نماز کا مفسد بلکہ مکروہ بھی نہیں ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

یا پاخانہ پھرنا مکروہ ہے۔ لیکن اگر گھر کے اندر مسجد ہو تو اُس گھر کی چھت پر یہ امور مکروہ نہیں ہیں۔ مسأله۔ مسجد کو گچ کرنا یا اس میں رنگسازی و نقاشی کرنا اگرچہ آب زر یعنی ہل سے ہو مکروہ نہیں ہے بشرطیکہ مال وقف سے نہ ہو ورنہ حرام ہے۔ مسأله مسجد میں درخت لگانا مکروہ ہے۔ ہاں اگر ان کے لگانے میں مسجد کی کوئی منفعت ہو تو مکروہ نہیں ہے۔ درمختار۔ مسأله لہسن یا کچی پیاز یا انہیں جیسی کوئی بو دار چیز کھاکر مسجد میں آنا مکروہ ہے۔ درمختار ✤

# نمازِ وتر کا بیان

مسأله نماز وتر واجب ہے اور اس میں تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ ہیں۔ مسأله تیسری رکعت میں بعد قرأت قبل رکوع تکبیر کہکر کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دعا قنوت پڑھے۔ مسأله وتر کی تینوں رکعتوں میں فاتحہ مع سوت پڑھے۔ مسأله سوائے وتر کے اور کسی نماز میں دعا قنوت نہ پڑھے مسأله نماز وتر میں مقتدی بھی دعا قنوت پڑھے۔ مسأله امام ہو خواہ مقتدی دعا قنوت آہستہ پڑھنا چاہیئے مسأله۔ اگر نماز فجر میں کسی امام شافعی مذہب یا حنبلی کا مقتدی ہو تو چاہیئے کہ جب وہ دعا قنوت پڑھیں یہ خاموش کھڑا رہے۔ قنوت کے پڑھنے میں ان کا اتباع نہ کرے۔ مسأله اگر قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں یاد آیا۔ یا رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد یاد آیا۔ تو اُن صورتوں میں قنوت نہ پڑھے آخر میں سجدہ سہو کرلے۔ مسأله اگر رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھے تو پھر رکوع نہ کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے ✤

# نمازِ سنت و نفل کا بیان

مسألہ نماز فجر سے پہلے اور ظہر و مغرب و عشا کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے اور قبل از ظہر و جمعہ و بعد از جمعہ چار رکعت سنت مؤکدہ ہے۔ مسألہ قبل از عصر و عشا و بعد از عشا چار رکعت نماز مستحب ہے۔ اور بعد از مغرب علاوہ دو رکعت سنت موکدہ کے چھ رکعتیں مستحب ہیں۔ مسألہ۔ دن کے نفلوں میں چار سے زیادہ اور رات کے نفلوں میں آٹھ سے زیادہ رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے۔ اور دونو میں افضل یہ ہے کہ چار چار پڑھے۔ مسألہ نوافل میں دیر تک قیام کرنا رکعتوں کی تعداد بڑھانے سے بہتر ہے۔ مسألہ نماز نفل بعد شروع کرنے کے واجب ہو جاتی ہے اگرچہ اوقات منہیہ میں شروع کیا ہو پس اگر کسی سبب سے فاسد ہو جائے تو اس کی قضا واجب ہے۔ مسألہ۔ اگر چار رکعت نفلوں کی نیت باندھے اور قعدہ اولٰے کے بعد یا قبل نماز فاسد کردے یا چاروں رکعتوں میں قرآن مجید نہ پڑھا۔ یا صرف پہلی دو یا پچھلی دو میں پڑھا۔ یا پہلی دو اور ایک پچھلی میں پڑھا یا پچھلی دو اور ایک پہلی میں پڑھا یا صرف پچھلی ایک میں پڑھا۔ تو ان سب صورتوں میں دو رکعتیں قضا پڑھے۔ اور اگر صرف ایک پہلی میں پڑھا یا ایک پہلی اور ایک پچھلی میں پڑھا تو چاروں کی قضا واجب ہے۔ مسألہ جب تک نماز کے فاسد ہو جانے کا یقین نہ ہو جائے محض گمانِ فساد سے اس کا اعادہ نہ کرے خواہ نماز فریضہ ہو یا نفل۔ مسألہ نفل پڑھنے والے کو جائز ہے کہ باوجود قوت و قدرت کے بیٹھکر پڑھے۔ اور جائز ہے کھڑے شروع کرے۔ اور بیچ میں بیٹھ جاوے مسألہ متنفل کو جائز ہے کہ شہر کے باہر راستے میں اپنی سواری پر نفل پڑھتا جائے سواری کا رخ خواہ کسی طرف ہو۔ مسألہ۔ سواری پر نماز پڑھنے والے کو

رکوع و سجود اشارہ ہی سے کرنا چاہیئے۔ **مسألہ**۔ اگر نفل پڑھتے پڑھتے سواری سے اُترنے کا اتفاق ہو جاوے تو جائز ہے کہ بقیہ نماز اُتر کر ادا کرے۔ لیکن اگر نماز میں سوار ہونے کا اتفاق ہو جاوے تو بنا نہ کرے بلکہ وہ دوگانہ یا چار گانہ جس کے اندر سوار ہوا ہے از سر نو پڑھے **مسألہ**۔ ماہ رمضان میں فرض عشا کے بعد اور نماز وتر سے پہلے بیس رکعتیں دوگانہ دوگانہ کر کے جماعت کے ساتھ پڑھنا اور ان میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا۔ اور دو دو گانوں کے بعد اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر اُن کے پڑھنے میں لگی ہے سُنّت ہے۔ **مسألہ** ماہ رمضان میں نماز وتر کو جماعت سے پڑھنا جائز ہے اور سوائے رمضان کے نہیں جائز۔ **مسألہ**۔ نوافل کے واسطے جماعت کرنا مکروہ ہے +

## بَابُ اِدْرَاکِ الْفَرِیْضَۃِ

### یعنی فرضوں کی جماعت پانے کا بیان

**مسألہ**۔ منفرد شخص نے فرضِ ظہر یا عصر یا عشا کی ایک رکعت پڑھی تھی کہ نماز ظہر کی جماعت کے واسطے اقامت ہوئی تو دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے اور بہ نیت ادائے فریضہ امام کے پیچھے اقتدا کرے۔ اور اگر تین رکعتیں پڑھ چکا تھا تو چاروں پڑھکے بہ نیت نفل اقتدا کرے۔ **مسألہ**۔ اگر فجر یا مغرب کی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ تکبیر ہوئی تو نماز قطع کر کے امام کے پیچھے اقتدا کرے **مسألہ** اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے بلا ادائے نماز چلا جانا مکروہ ہے **مسألہ**۔ اگر نماز پڑھ چکا تھا اور بعد اُس کے اذان ہوئی تو مسجد سے نکلنا مکروہ نہیں ہے۔ **مسألہ** ظہر و عشا کی نماز اگرچہ تنہا پڑھ چکا ہو۔ مگر جب جماعت کی تکبیر شروع ہو جاوے مسجد سے نہ نکلے بلکہ نیت نفل سے امام کی اقتدا کرے

مسائلہ۔ اگر دوگانہ سنتِ فجر کے پڑھنے میں جماعت چھٹ جاتی ہے۔ تو سنت کو چھوڑ کر جماعت سے ملجائے۔ اور اگر جماعت کے فوت ہو جانیکا اندیشہ نہ ہو یعنی تشہد میں بھی ملسکتا ہو۔ تو سنت کو ترک نہ کرے۔ مسألہ۔ اگر فجر کی سنت فوت ہوگئی اور فرض پڑھ لئے تو اُس کی قضا نہیں ہے۔ مسألہ ظُہر کی چار سنتیں اگر فرضوں سے پہلے نہیں پڑھیں تو چاہیئے کہ بعد فرضوں کے دو سنتوں سے پہلے ان چار کو قضا کرے۔ مسألہ اگر ظہر و عصر و عشا کی ایک رکعت جماعت کے ساتھ پائی ہے۔ تو یہ نہ کہا جائیگا کہ اُس نے وہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھی ہے[۱]۔ بلکہ اُس نے جماعت کی فضیلت پائی ہے۔ مسألہ۔ اگر فوت وقت کا اندیشہ نہ ہو تو فرضوں سے پہلے نفل پڑھنا جائز ہے ورنہ ناجائز۔ مسألہ۔ اگر امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر کہی اور ہنوز رکوع میں نہ گیا تھا کہ امام نے رکوع سے سر اُٹھایا تو یہ رکعت اُس نے نہیں پائی۔ مسألہ اگر مقتدی امام سے پہلے رکوع میں چلا گیا اور امام نے اُس کو رکوع میں پالیا تو رکعت اُس کی امام کے ساتھ ہوگئی۔ مگر یہ فعل مکروہ ہے ❖

# باب قضاء الفوائت

مسألہ جس نماز کا وقت نکل گیا۔ اور وہ اُس وقت میں ادا نہیں کی گئی اُس کی قضا لازم ہے۔ مسألہ فوت شدہ نماز اور وقتی کے درمیان ترتیب فرض ہے مثلاً ظہر فوت ہوگئی اور عصر کے وقت میں ادا کرنا چاہتا ہے تو اول ظہر کی قضا کرے اور پھر عصر پڑھے۔ مسألہ اگر کئی وقتوں کی نمازیں فوت ہوگئی

[۱] ثمرہ اس حکم کا یہ ہے کہ ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں اگر آج کی ظہر جماعت سے پڑھونگا تو میرا غلام آزاد ہے پس اس نے جماعت کے ساتھ ایک رکعت پائی تو حانث نہ ہوگا۔ بلکہ حانث صرف اسی صورت میں ہوگا کہ کل نماز جماعت کے ساتھ پاوے یا اکثر کذا فی العینی واللہ اعلم

ہیں تو اُن کو ترتیب وار قضا کرنا فرض ہے۔ مسالہ ترتیب کی فرضیت تین چیزوں سے ساقط ہو جاتی ہے۔ (۱) تنگی وقت میں یعنی اگر فوت شدہ نماز کے قضا کرنے میں وقتی نماز فوت ہوتی ہے تو ترتیب فرض نہیں ہے وقتی کو اول پڑھے اور فوت شدہ کو پھر قضا کرے (۲) نسیان سے پس اگر فوت شدہ کو بھولا ہوا تھا اور وقتی پڑھ لی تو ترتیب ساقط ہو گئی۔ (۳) فوت شدہ نمازوں کی تعداد کا پانچ سے متجاوز ہو جانا۔ پس اگر کسی کی چھ یا چھ سے زیادہ نمازیں فوت ہو گئی ہیں تو انکی قضا میں ترتیب فرض نہیں ہے مسالہ اگر فوت شدہ نمازیں چھ یا چھ سے زیادہ تھیں اور اُن میں سے چند نمازوں کی قضا پڑھ لی اور اب وہ چھ سے کم رہ گئی ہیں تو اس کمی سے ترتیب فرض نہیں ہو سکتی ہے۔ مسالہ۔ اگر فوت شدہ نماز یاد ہے اور وقتی پڑھ لی تو یہ وقتی نماز فاسد ہو جائیگی۔ مگر فساد اُس کا معلق رہیگا۔ پس اگر بعد اُس کے پانچ نمازیں اور پڑھ لیں۔ اور ہنوز فوت نماز کو قضا نہیں کیا تو وہ فساد رفع ہو گیا۔ اور اگر نماز فائت کو پانچ نمازیں پوری ہونے سے پہلے قضا کر لیا تو جتنی نمازیں اس کے قضا کرنے سے پہلے پڑھی تھیں سب باطل ہو جائینگی ۔

# سجدہ سہو کا باب

مسالہ نماز کے ایک واجب یا کئی واجبات کے ترک ہونے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ مسالہ سجدہ سہو ادا کرنے کا طریق یہ ہے کہ جس نماز میں سہو واقع ہو اُس کے آخر میں دو نو طرف[۱] کا سلام پھیر کر دو سجدے کرے اور پھر دوبارہ تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔ مسالہ امام کے سہو سے مقتدی پر بھی سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ مگر مقتدی کے سہو سے امام پر نہیں ہوتا جب

[۱] یہ منفرد کے لئے ہے اور اگر امام ہے تو صرف دائیں طرف کا سلام پھیر کر سجدہ کرے ۱۲

ہوتا ہے۔ **مسألہ**۔ اگر قعدۂ اولےٰ کو بھول کر اُٹھتا تھا اور کھڑا ہو جانے سے پہلے
یاد آگیا تو دیکھنا چاہیئے اگر قریب ۵۱ بقعدہ ہے بیٹھ جائے ورنہ کھڑا ہو جائے اور
آخر میں سجدہ سہو کرے۔ **مسألہ** متنفل نے دوگانہ نفل کے آخر میں سجدہ سہو
کیا تو اب اس دوگانہ پر دوسرا دوگانہ بنا نکرے اور اگر کرتا ہے تو سجدۂ سہو پھر آخر میں
ادا کرے۔ کیونکہ پہلا سجدہ نماز کے اندر آجانے کے سبب سے باطل ہو گیا **مسألہ**
امام پر سجدہ سہو تھا اور اُس نے سلام پھیرا اور اس حالت میں کسی نے اُس کی اقتدا
کی۔ پس اگر امام نے بعد سلام کے سجدہ سہو کیا تو یہ اقتدا صحیح ہو گئی اور نہیں تو
نہیں۔ **مسألہ** سہو والے نے اگرچہ قطع نماز کی نیت سے سلام پھیر دیا ہو۔ مگر
بعد اس کے بھی سجدۂ سہو کر سکتا ہے ۵۲۔ **مسألہ**۔ اگر کسی کو رکعتوں کی تعداد میں
پہلی مرتبہ شک واقع ہوا ہے۔ تو نماز کو از سر نو پڑھے۔ اور اگر ایسا شک اُس کو پہلے
بھی کبھی ہوا ہے۔ تو جس بات پر زیادہ دل جمے اس کو اختیار کرے۔ اور اگر دل
کسی بات پر نہ جمے تو دو نو شقوں میں جو کمتر ہے اُس کو اختیار کرے مثلاً شک ہوا
کہ باقیماندہ رکعت ایک ہے یا دو تو ایک باقی سمجھے و علےٰ ہذا۔ **مسألہ**۔ اگر
قعدہ اخیر کو فراموش کر کے اُٹھتا تھا اور بیچ میں یاد آگیا۔ تو جب یاد آئے بیٹھ
جائے اور آخر میں سجدہ سہو کرے بشرطیکہ اس رکعت زائد کا سجدہ نہ کیا ہو۔ اور اگر
کیا ہے تو فرض باطل ہو گئے۔ اور پانچوں رکعتیں نفل ہو گئیں۔ **مسألہ**۔ اگر
فرضوں کا قعدۂ اخیرہ بھول جائے اور ایک رکعت بھول کر اور پڑھ لے۔ تو چاہیئے
کہ ایک رکعت عمداً اور پڑھے۔ تاکہ جوڑا جوڑا ہو جائیں۔ لیکن نماز مغرب میں اُس
کی حاجت نہیں ہے۔ **مسألہ**۔ اگر قعدہ اخیرہ کر کے سہواً پانچویں ۵۳ رکعت کے

---

۵۱ اعتبار اس کا نچلے دھڑ سے ہے۔ پس اگر وہ سیدھا ہو گیا تو قریب بقیام ہے ورنہ قریب بہ قعود ۱۲

۵۲ بشرطیکہ کوئی مفسد صلوٰۃ نہ پیش نہ آیا ہو ۱۲ ۵۳ یہ نماز رباعی میں ہے اور اگر ثنائی میں ہے تو تیسری رکعت اور ثلاثی میں ہے تو چوتھی رکعت کے واسطے اٹھنے کا بھی یہی حکم ہے۔ واللعلم عند اللہ ۱۲

واسطے اُٹھا تو جب یاد آئے بیٹھ جائے اور سلام پھیر کے سجدہ سہو کرے۔ مسألہ اگر قعدہ اخیرہ کے بعد سہوًا پانچویں یا تیسری یا چوتھی رکعت کے واسطے کھڑا ہو گیا اور سجدہ کے بعد معلوم ہوا کہ سہو ہوا ہے تو فرض پورے ہو گئے اب ایک رکعت اور عمدًا پڑھے تاکہ یہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں۔ گو کہ نماز عصر ہی میں ہو۔ اور سجدۂ سہو اس صورت میں واجب ہے۔ مسألہ مثلاً ظہر پڑھنے والے کو قعدۂ اولیٰ پر وہم ہوا کہ قعدہ اخیرہ ہے اور سلام پھیرنے کے بعد معلوم ہوا۔ کہ دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں تو دو اور پڑھ کر سجدۂ سہو کرے ؎

# بَابُ صَلٰوۃِ الْمَرِیْضِ

نماز مریض کا بیان۔

مسألہ۔ مریض جب کھڑا نہ ہو سکے یا کھڑا ہونے سے مرض کے زیادہ ہونے کا اندیشہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور بیٹھے بیٹھے رکوع و سجود کرے۔ اور اگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا۔ تو اشارہ سے ادا کرے مگر اشارۂ سجود میں بہ نسبت اشارۂ رکوع کے حتی الامکان زیادہ جھکے۔ مسألہ۔ مریض جب سجدہ نہیں کر سکتا ہے تو اُس کے سجدہ کے واسطے کوئی چیز اُٹھا کر پیش نہ کیجائے۔ اور اگر کیگئی تو اُس نے کسی قدر سر جھکا کر پیشانی اُس پر رکھی تو سجدہ ہو گیا ورنہ نہیں ہوا[1]۔ مسألہ۔ اگر مریض بیٹھ بھی نہیں سکتا تو چت یا کروٹ کے بل لیٹ کر اشارہ سے نماز ادا کرے۔ اور اگر اشارہ سے بھی عاجز ہے تو نماز مؤخر کیجائے یعنی بعد افاقہ قضا کرے۔ مسألہ۔ آنکھ اور دل اور ابرو کا اشارہ ادائے ارکان کیواسطے کافی نہیں ہے۔ مسألہ اگر قیام کر سکتا ہے اور رکوع و سجود سے عاجز ہے

[1] یعنی اگر اُس نے سر اصلا نہیں جھکایا۔ اور وہ چیز بغرض سجدہ اُس کے ماتھے سے لگا دی گئی تو سجدہ نہیں ادا ہوا ۱۲

تو بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرے۔ مسأله۔ اگر نماز میں بیمار ہو گیا ہے۔ تو جس طرح ہو سکے[ل] پوری کرے مسأله اگر بیٹھ کر پڑھ رہا تھا اور اثنا نماز میں تندرست ہو کر قیام پر قادر ہو گیا۔ تو باقیماندہ نماز کھڑے ہو کر پڑھے۔ مسأله۔ اگر اشارہ سے پڑھ رہا تھا اور اثناء نماز میں رکوع وسجود پر قادر ہو گیا۔ تو از سر نو پڑھے۔ مسأله۔ متنفل کو جائز ہے کہ تھک جاوے تو کسی چیز سے سہارا لے لے۔ مسأله کشتی میں بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے ❖

ف۔ ریل مثل کشتی کے ہے پس جیسے کہ چلتی ہوئی کشتی میں بیٹھ کر نماز پڑھ لینا جائز ہے ویسا ہی ریل میں بھی جائز ہے۔ کذا یستفاد من غایۃ الاوطار شرح در مختار ❖

مسأله۔ جس کسی پر غشی و بیہوشی طاری ہو جائے یا آنکہ جنون و دیوانگی میں مبتلا ہو جائے اور یہ حالت زیادہ سے زیادہ پانچ نمازوں تک رہے تو فوت شدہ نمازوں کی قضا واجب ہے اور اگر پانچ نمازوں سے متجاوز ہو جائے تو قضا ساقط ہے ❖

## بَابُ سَجْدَةِ التِّلَاوَةِ

مسأله۔ قرآن مجید میں چودہ آیتیں ایسی ہیں جن کے پڑھنے سے قاری و سامع دونو پر سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے اگرچہ پڑھنے والا امام ہو اور سننے والے نے بلا قصد سن لیا ہو۔ مسأله۔ امام کی تلاوت سے مقتدی پر بھی سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ مگر مقتدی کی تلاوت سے نہ خود اس پر واجب ہوتا ہے نہ اس کے امام پر۔ مسأله اگر نمازی نے کسی ایسے شخص سے آیت سجدہ سنی جو

---

[ل] یعنی اگر قیام سے عاجز اور قعود پر قادر ہے تو بیٹھکر پوری کر لے اور اگر قعود سے بھی عاجز ہے تو اشارہ سے پوری کرے ۱۲

نماز میں اُس کے ساتھ شریک نہیں ہے نماز سے فارغ ہو کر سجدہ کرے۔ اور
اگر نماز ہی میں کیا ہے تو نہیں ادا ہوا نماز سے فارغ ہو کر پھر کرے **مسألہ**
اگر کسی نے امام سے آیت سجدہ سُنی۔ پھر اُس کا مقتدی ہوا۔ پس اگر امام نے ابھی
سجدۂ تلاوت نہیں ادا کیا تو اُس کے ساتھ ادا کرلے اور اگر امام اسکی اقتدا سے
پہلے ہی کر چکا ہے۔ تو پھر نہ کرے۔ اور اگر اُس کا مقتدی نہیں ہوا۔ تو سجدۂ
تلاوت اپنی جگہ پر کرے۔ **مسألہ**۔ جو سجدۂ تلاوت نماز میں واجب ہوا ہے
وہ خارج از نماز نہ ادا کیا جائے۔ **مسألہ**۔ اگر نماز سے پہلے آیت سجدہ پڑھی
اور سجدۂ تلاوت کرلیا۔ اور پھر نماز میں اُسی آیت کو پڑھا تو اب بھی سجدۂ تلاوت
ادا کرے۔ **مسألہ** اگر نماز سے پہلے آیت سجدہ پڑھی اور سجدۂ تلاوت
نہیں ادا کیا اور بعدہ نماز میں وہی آیت پڑھی اور سجدۂ تلاوت کیا۔ تو یہ سجدہ
دو نوں تلاوتوں کے واسطے کافی ہے۔ **مسألہ**۔ اگر ایک ہی جلسہ میں آیت سجدہ
کا تکرار کیا ہے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے۔ اور اگر دو جلسوں میں کیا ہے تو
ایک سجدہ کافی نہیں ہے بلکہ ہر ایک تلاوت کی بابت جُدا جُدا سجدہ واجب
ہے۔ **مسألہ** سجدۂ تلاوت کی کیفیت یہ ہے کہ تکبیر کہکر سجدہ کرے۔ اور
تکبیر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اُٹھائے بغیر رفع یدین اور تشہد اور سلام کے
**مسألہ**۔ نماز کی جملہ شرائط مثل طہارتِ بدن و مکان و لباس و استقبال قبلہ
اور ستر عورت سجدۂ تلاوت میں معتبر ہیں۔ پس اگر کوئی شرط شروط نماز میں
سے نہ پائی گئی تو سجدۂ تلاوت نہ ادا ہو گا۔ **مسألہ**۔ یہ مکروہ ہے کہ سورۂ
سجدہ پڑھے اور آیت سجدہ چھوڑ دے اور یہ مکروہ نہیں ہے کہ آیت سجدہ
پڑھے اور باقی سورت چھوڑ دے۔ **مسألہ** سجدۂ شکر بھی مثل سجدۂ تلاوت
کے ادا کیا جاتا ہے۔ مگر اس کی مشروعیت میں اختلاف ہے حضرت امام اعظم

(رحمۃ اللہ علیہ) کے نزدیک مکروہ ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور فتوائے قول صاحبین پر ہے ۞

## باب المسافر

**مسألہ**۔ مسافر شرعاً وہ ہے جس کے سفر کی مسافت میانہ چال سے تین دن سے کم کی نہ ہو۔ **مسألہ** مسافر جب ارادہ سفر سے اپنے شہر سے باہر نکلے نماز رباعی[۱] میں قصر کرے یعنی جب تک سفر میں رہے بجائے چار رکعت کے دو رکعتیں پڑھا کرے۔ یہاں تک کہ واپس اپنے شہر میں داخل ہو جائے یا کسی مقام پر کم از کم نصف ماہ کی اقامت کی نیت کرلے۔ **مسألہ**۔ اگر مسافر نے فرض رباعی کی پوری چار رکعتیں پڑھ لیں تو دیکھا جائیگا کہ قعدہ اولے کیا یا نہیں اگر کیا ہے تو نماز ہوگئی ورنہ نہیں ہوئی۔ **مسألہ** اقامت کی نیت کسی شہر میں کرے خواہ گاؤں میں دونو جگہ نیت کا ایک اثر ہے یعنی اس سے قصر باطل ہو جاتی ہے لیکن جنگل اور بیابان میں نیتِ اقامت بے اثر ہے۔ **مسألہ** نیت اقامت میں اقامت ایک ہی شہر کی معتبر ہے دو شہروں یا دو گاؤں کی اقامت بے اعتبار ہے۔ پس اگر نیت کی کہ میں مکہ اور منیٰ دونو میں پندرہ روز رہونگا۔ تو اس نیت سے وہ مقیم نہ ٹھیریگا۔ ہاں اگر اس صورت میں یہ بھی نیت کرے کہ دن کو فلاں جگہ اور رات کو فلاں جگہ رہونگا۔ تو مقیم ہو جائیگا۔ **مسألہ** بلا نیت اقامت اگرچہ برسوں ایک مقام پر ٹھیرا رہے قصر ہی پڑھیگا۔ **مسألہ**۔ فوج اسلام دار الحرب میں اگرچہ کسی شہر کا محاصرہ بھی کئے ہو نیت اقامت سے مقیم نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہاں قرار و فرار میں تردد ہے پس جبتک رہینگے قصر ہی پڑھینگے۔ **مسألہ**۔ مسافر فوج نے دار الاسلام میں

---

[۱] نماز رباعی سے مراد چار رکعتوں والی نماز ہے اور وہ تین نمازیں ہیں۔ ظہر۔ عصر اور عشا ۱۲

باغیوں کا محاصرہ کیا۔ پس اگر محاصرہ کسی شہر پر ہے تو نیت اقامت صحیح ہے اور نہیں تو نہیں۔ **مسألہ**۔ خانہ بدوش لوگ جو ہمیشہ خیموں میں گزران کرتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں خیمہ لگا کر وطن بنا لیتے ہیں۔ اگر کسی جنگل میں نیتِ اقامت کرلیں تو اُن کی نیت صحیح ہو جائیگی۔ **مسألہ**۔ مسافر کی اقتدا مقیم کے پیچھے وقتی نمازیں اور مقیم کی مسافر کے پیچھے وقتی و قضا دونوں صحیح ہے **مسألہ** مسافر مقیم کے پیچھے پوری نماز پڑھے۔ اور مقیم اُس کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی البقیہ نماز پوری کرے۔ **مسألہ**۔ وطن دو قسم ہے ایک وطن اصلی دوسرا وطن اقامت وطنِ اصلی وہ مقام ہے جس میں پیدا ہوا ہے۔ یا جس میں اُس کے اہل و عیال ہیں۔ اور وطن اقامت وہ جگہ ہے جہاں مسافر نے پندرہ روز یا زیادہ ٹھیرنے کی نیت کی ہو۔

**قاعدہ**۔ وطن اقامت باطل ہو جاتا ہے۔ وطن اصلی اور دوسرے وطن اقامت اور سفر سے اور وطن اصلی صرف دوسرے وطن اصلی سے باطل ہوتا ہے وطن اقامت اور سفر سے نہیں باطل ہوتا۔

**تفریع**۔ پس جب ایک شخص نے وطن اصلی کو چھوڑ کر ایک اجنبی مقام کو وطن بنا لیا۔ تو پہلا وطن وطن نہیں رہا۔ اب اگر سفر میں وہاں پہنچے تو قصر پڑھے۔

**تمثیل**۔ باشندہ دہلی نے وہاں سے ترک تعلق کرکے اجمیر میں بود و باش اختیار کرلی تو جب کسی تقریب سے دہلی جائے قصر پڑھے لیکن اگر دونو جگہ اُس کے اہل و عیال ہو۔ تو دونو جگہ پوری پڑھے گا۔

**مسألہ**۔ سفر کی فوت شدہ نماز حضر میں بھی قصر کی قضا کیجائیگی اور حضر کی فوتی سفر میں بھی پوری پڑھی جائیگی۔ **مسألہ**۔ سفر کی فوت شدہ نماز سے مراد وہ نماز ہے جس کا اخیر وقت سفر میں گذرا ہو۔ اور ایسا ہی حضر کی فوت شدہ

سے مراد وہ ہے جس کا اخیر وقت حضر میں گذرا ہو۔ پس اگر مسافر کی عصر فوت ہوئی۔ اس صورت سے کہ اُس عصر کا کچھ وقت سفر میں گذرا۔ اور کچھ حضر میں۔ یا اسی طرح مقیم کی عصر فوت ہوئی تو اعتبار آخر وقت کا کیا جائیگا۔ یعنی اگر آخر وقت سفر میں گذرا ہے تو فوتی سفر شمار کرینگے۔ اور اگر حضر میں گذرا ہے تو فوتی حضر قرار دینگے۔ **مسألہ**۔ رخصت قصر ہر ایک قسم کے سفر کے واسطے یکساں ہے سفر طاعت ہو خواہ سفر تجارت خواہ سفر زیارت خواہ سفر معصیت **مسألہ** گروہ مسافرین میں نیت اقامت اور نیت سفر سرگروہ کیجانب سے اعتبار کیجائیگی۔ اور تابعین کی نیت کا اعتبار نہ ہوگا۔ **مسألہ**۔ عورت تابع مرد ہے اور غلام و نوکر تابع آقا اور سپاہی تابع سالار فوج ٭

## باب الجمعہ

**مسألہ** ادائے جمعہ کے لئے چھ شرائط ہیں (۱) شہر یا عیدگاہ کا ہونا (۲) بادشاہ یا اُس کے نائب کا ہونا۔ (۳) وقت ظہر کا ہونا۔ (۴) نماز سے پہلے خطبہ کا ہونا۔ (۵) جماعت کا ہونا۔ (۶) اذن عام ہونا کہ جو کوئی چاہے چلا آئے پس اگر ان چھ میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو جمعہ ادا نہ ہوگا۔ **مسألہ** شہر سے مراد وہ بستی ہے۔ جس میں کوئی ایسا امیر اور حاکم موجود ہو جو احکام شرع نافذ کرے اور حدود شرعیہ جاری کرے۔ **مسألہ** منیٰ شہر ہے اور عرفات شہر نہیں ہے۔ **مسألہ**۔ ایک شہر میں کئی جگہ جمعہ پڑھنا درست ہے۔ **مسألہ** خطبہ جمعہ میں سنت یہ ہے کہ با وضو کھڑے ہو کر دو خطبے پڑھے اور اُن کے درمیان ذرہ سی دیر بیٹھ جاوے۔ **مسألہ** دو خطبوں کے درمیان دعا[1] مانگنا

---

[1] مراد یہ ہے کہ دو خطبوں کے درمیان جو جلسہ مقرر ہے اس کو دعا کے واسطے تصور کر کے دعائیں گزارنا اور اس بات کو ایک طریقہ مقرر کر لینا بدعت ہے ورنہ اگر اُس حالت میں دل ہی دل میں کچھ دعا کر لے تو کچھ کراہت نہیں ہے واللہ اعلم ۱۲

بدعت ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے کذا فی غایۃ الاوطار۔ مسألہ خطبہ میں قدر واجب ایک تحمید یا ایک تہلیل یا ایک تسبیح ہے۔ لیکن سنت یہ ہے کہ حمد خدا اور شہادت توحید و درود اور وعظ پر مشتمل ہو۔ مسألہ۔ جماعت میں کم از کم تین آدمی سوائے امام کے ہونے چاہئیں۔ پس اگر سجدہ سے پہلے تین سے کم ہو گئے تو جمعہ جاتا رہا ظہر کی نماز بدستور پڑھنی چاہئے مسألہ۔ وجوب جمعہ کی بھی چھ شرطیں ہیں۔ (۱) مقیم ہونا۔ (۲) مرد ہونا۔ (۳) تندرست ہونا (۴) آزاد ہونا۔ (۵) بینا ہونا۔ (۶) جا ماندہ نہ ہونا۔ پس معلوم ہوا کہ مسافر او عورت اور بیمار اور غلام اور نابینا پر اور اُس پر جو چلنے سے معذور ہے جمعہ واجب نہیں ہے۔ مسألہ محبوس اور خائف مختفی اور اُس شخص پر جس کو ناتوانی یا بارش یا برف یا دلدل یا اور کوئی حادثہ آسمانی یا زمینی نماز کو جانے سے مانع ہو جائے چھٹی شرط وجوب کی رو سے جمعہ واجب نہیں ہے۔ مسألہ جس پر جمعہ واجب نہیں ہے اگر وہ پڑھ لے تو ظہر کے فرض اُس پر سے ساقط ہو جائینگے۔ مسألہ مسافر او غلام اور مریض کا جمعہ میں امام ہونا جائز ہے۔ مسألہ۔ اگرچہ جمعہ کی نماز میں امام و مقتدی سب کے سب اسی قسم کے لوگ ہوں یعنی مسافر و غلام و مریض تو بھی جمعہ ادا ہو جائیگا۔ مسألہ بلا عذر جمعہ سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ ہے۔ پس اگر ظہر پڑھ کے جمعہ کے واسطے چلا تو ظہر باطل ہو گئی جمعہ ملے خواہ نہ ملے۔ مسألہ معذور اور مسافر اور محبوس کو شہر میں جمعہ کے روز ظہر کی جماعت کرنا مکروہ ہے۔ مسألہ جو کوئی تشہد یا سجدہ سہو میں آکر نماز جمعہ میں شریک ہوا وہ اُس نماز کو جمعہ ہی کر کے پوری کرے یعنی اُس نے جمعہ پا لیا۔ مسألہ جب امام حجرہ سے باہر آئے یا منبر پر چڑھنے کے واسطے کھڑا ہو تو لوگوں کو چاہئے کہ نماز و گفتگو سب کچھ موقوف

کرکے خطبہ سُننے کے واسطے متوجہ ہو جائیں۔ **مسأله** پہلی اذان کے سُنتے ہی خرید و فروخت چھوڑ کر جمعہ کے واسطے چلدینا چاہئے۔ **مسأله** امام جب منبر پر بیٹھے موذن اُس کے سامنے کھڑا ہو کر دوسری اذان دے۔ **مسأله** جب خطبہ تمام ہو جاوے اُس وقت تکبیر کہنے والا تکبیر کہے ❋

## بَابُ الْعِیْدَیْنِ

**مسأله** عید کی نماز اُسی پر واجب ہے جس پر جمعہ واجب ہے اور اُس کے ادا کے واسطے وہی شرطیں ہیں جو ادائے جمعہ کے واسطے ہیں۔ مگر خطبہ وہاں واجب ہے اور یہاں سُنت **مسأله** نماز عید کا وقت نیزہ بھر دن چڑھے سے لیکر زوال تک ہے اور اُس کی رکعتیں دو ہیں۔ **مسأله**۔ دوگانہ عید ادا کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ نیت باندھ کر تکبیر تحریمہ کہے اور ثنا پڑھے اور بعدہٗ ہاتھ اُٹھا کر تین تکبیریں کہے پھر قرأت کرے اور دوسری رکعت میں جب قراءت کر چکے رکوع سے پہلے ہاتھ اُٹھا کر تین تکبیر کہے پھر چوتھی تکبیر کہکر رکوع میں جائے اور باقی سب کام مثل اور نمازوں کے ہیں۔ **مسأله** نماز کے بعد مثل جمعہ کے امام دو خطبے پڑھے اور اُن کے درمیان جلسہ کرے پس اگر عید الفطر ہے تو خطبہ میں صدقہ فطر کے احکام بیان کرے۔ اور اگر عید الاضحےٰ ہے تو قربانی اور تکبیرات تشریق کے مسائل بیان کرے۔ **مسأله** اگر کوئی عذر پیش آئے تو نماز عید الفطر کو دوسرے دن تک مؤخر کرنا اور نماز عید الاضحیٰ کو تین تک مؤخر کرنا جائز ہے۔ **مسأله** فجر عرفہ سے لیکر تیرھویں ذی الحج کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد جو کہ جماعت سے ادا کیجائے ایکبار تکبیر تشریق یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کہنا واجب ہے

بشرطیکہ مقیم ہو اور شہر میں ہو **مسألہ** جماعت میں اگر کوئی مسافر اور عورت شریک ہو۔ تو اقتدا کے سبب سے اُن پر تکبیر تشریق واجب ہوگئی ہے **مسألہ** مستحب ہے کہ عیدگاہ جانے سے پہلے نہائے اور مسواک کرے اور خوشبو لگائے اور اچھے سے اچھے کپڑے جو میسر آئیں پہنکر جائے اور اگر عید الفطر ہے تو کچھ کھا کر جائے اور جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کردے۔ اور اگر عید اضحٰی ہے تو عیدگاہ سے واپس آکر کھائے۔ **مسألہ** عیدگاہ کو جاتے ہوئے رستہ میں تکبیر کہتا ہوا جائے مگر عید الفطر میں آہستہ اور عید اضحٰی میں جہر سے کہتا ہوا جائے۔ **مسألہ** عیدگاہ میں پہنچکر دوگانہ عید سے پہلے نوافل نہ پڑھے۔

## بابُ الکسوف والخسوف

**مسألہ** جب آفتاب پر کسوف واقع ہو تو سنت ہے کہ دو رکعت نمازِ کسوف ادا کرے۔ اور بعضوں کے نزدیک واجب ہے۔ **مسألہ**۔ امام جمعہ دوگانہ نمازِ کسوف کی امامت کرے مگر قرأت میں جہر نہ کرے اور خطبہ نہ پڑھے اور بعد نماز دعا میں مشغول رہے یہاں تک کہ آفتاب کھلجائے **مسألہ** اگر امام جمعہ موجود نہ ہو تو الگ الگ نمازِ کسوف ادا کریں۔ اور اُن کو اختیار رہے کہ ایک دوگانہ پڑھیں یا زیادہ۔ **مسألہ** خسوف کے واسطے بھی نماز آئی ہے مگر اُس میں جماعت نہیں آئی۔ اور نیز وہ سنت یا واجب نہیں ہے۔ بلکہ مستحب ہے۔ **مسألہ**۔ جب دن کو سخت تاریکی چھا جائے یا ہولناک آندھی آجائے یا خوفناک زلزلے آنے لگیں یا آسمان سے خلافِ معمول ہیبتناک آوازیں آئیں اور بجلیاں گریں۔ یا رات کو کثرت سے تارے ٹوٹیں یا ہول انگیز روشنی پھیلجائے۔ یا برف و بارش کا ایسا تار لگ جائے کہ ٹوٹے ہی نہیں۔

یا کثرت سے امراض پھیلجائیں۔ تو ان صورتوں میں مستحب ہے کہ نوافل پڑھیں اور دعا خیر کریں ❖

## باب الاستسقا[1]

**مسألہ**۔ استسقا یعنی درخواست بارش کے واسطے نماز آئی ہے۔ مگر اُس میں جماعت[2] نہیں ہے اور دعا و استغفار ہونی چاہئے۔ **مسألہ** نماز استسقا کے واسطے تین دن متواتر جانا چاہئے۔ اور بس۔ **مسألہ**۔ چادر کا اُلٹنا اور ذمی کی موجودگی نہیں ہونا چاہئے ❖

## باب صلوٰة الخوف

**مسألہ** جب جماعت مسلمین کو غنیم یا درندہ کی طرف سے اندیشہ ایذا ہوے اور نماز کا وقت جاتا ہے تو امام کو چاہئے کہ جماعت کے دو فریق کرکے ایک کو دشمن کے مقابلہ میں کھڑا کرے اور دوسرے کو اپنے ساتھ نماز پر قائم کرے پس اگر فجر یا قصر کی نماز ہے۔ تو پہلی رکعت کا۔ اور اگر نماز رباعی ہے تو دوسری رکعت کا سجدہ ہو چکنے کے بعد یہ فریق جا کر مقابلہ دشمن میں کھڑا ہو اور فریق ثانی آکر امام کے پیچھے نماز میں کھڑا ہو اور امام بقیہ نماز پوری کرکے سلام پھیرے۔ اور یہ فریق سلام نہ پھیرے اور جا کر مقابلہ دشمن میں کھڑا ہو۔ اور فریق اول آکر بقیہ نماز بلاقرأت ادا کرے اور سلام پھیر کر مقابلہ دشمن میں جائے اور فریق ثانی

---

[1] استسقا کے واسطے نماز اسی صورت میں مشروع ہے کہ خشک سالی حدِ کمال کو پہنچ جائے اور پانی مویشیوں اور کھیتوں کے پلانے کے واسطے کہیں نہ میسر آئے۔ کذا استیفاد من الشامی والعلم عند اللہ ۱۲

[2] یہ مذہب امام اعظم کا ہے رحمۃ اللہ علیہ۔ اور امام محمد صاحبؒ کے نزدیک صلوٰۃ الاستسقا میں جماعت کرنا جائز ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔ کذا استیفاد من الشامی واللہ اعلم ۱۲

آکر اپنی باقیماندہ نماز قرأت سے ادا کرے۔ مسألہ صورت خوف میں مغرب کی نماز اس طور پر ادا کرے کہ فریق اول کے ساتھ دو رکعت پڑھے اور فریق ثانی کے ساتھ ایک رکعت اور اگر اس کا عکس کیا گیا تو سب کی نماز فاسد ہو جائیگی۔ مسألہ جو لوگ نماز کی حالت میں دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہیں اگر ان میں سے کوئی جنگ و قتال میں مشغول ہوگا تو اس کی نماز باطل ہو جائیگی۔ مسألہ۔ اگر خوف بہت زیادہ ہو تو اپنی اپنی سواری پر بلا قید جہت و جماعت فرداً فرداً اشارہ سے نماز ادا کریں۔ مسألہ جب تک دشمن کا معائنہ نہ ہولے خالی گمان سے صلوٰۃ الخوف نہیں جائز ہے۔ مسألہ اگر دور سے کسی چیز کو دیکھکر دشمن تصور کیا اور نماز خوف ادا کی پھر معلوم ہوا کہ دشمن نہ تھا نماز کا اعادہ کریں۔

## بَابُ الجَنَائِز

مسألہ مُحْتَضَر[۱] کو دائیں کروٹ پر قبلہ رو لٹانا چاہیئے اور ہچکی شروع ہونے سے پہلے تلقین شہادت کرنا چاہیئے۔ مسألہ بہتر ہے کہ تلقین کرنے والا مُحْتَضَر کا مُعْتَقَد عَلَیہ ہو اور ایسا شخص نہ ہو جو اس کی موت سے خوش ہے۔ مسألہ طریقہ تلقین یہ ہے کہ مُلَقِّن اس کے قریب بیٹھکر جہر سے کلمہ شہادت پڑھتا رہے مگر اس سے نہ کہے کہ تو بھی پڑھ اور کلمہ شہادت یہ ہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریك له واشھد ان محمدا عبدہ ورسوله مسألہ جب دم نکلجائے اس کے دونو جبڑے کپڑے سے باندھے جائیں اور آنکھیں میچ دی جائیں۔ مسألہ نہلانے کے واسطے کسی تخت یا تختے یا تھپر پر لٹایا جائے اور اس کو ایک مرتبہ یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ اگر کی دھونی سے بسایا جائے۔

یعنی جس چیز پر لٹایا جائے ۱۲

[۱] محتضر سے مراد وہ شخص ہے جسکی موت حاضر ہو گئی ہے ۱۲

**مسألہ** میّت کا ستر عورت کر کے کپڑے اُتار لئے جائیں اور نجاست ظاہری دور کرنے کے بعد وضو کرایا جائے مگر وضو میں مضمضہ اور استنشاق نہ کرایا جائے اور بیری کے پتوں سے اوٹالے ہوئے پانی کے ساتھ نہلایا جائے **مسألہ** میّت کے نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ اول اُس کا سر اور داڑھی خطمی یا صابون سے دھوئیں اور پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں جانب پر پانی ڈالیں۔ یہاں تک کہ اُس کے نیچے تک پہنچ جائے پھر دائیں کروٹ پر لٹا کر ویسا ہی کریں۔ پھر غاسل اُس کو اپنے سہارے سے بٹھا کر پیٹ پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرے اور جو کچھ نکلے اُس کو دھو ڈالے اور غسل کا اعادہ نہ کرے اور اُس کے جسم کو کسی کپڑے سے پونچھ کر خشک کر دے تاکہ کفن تر نہ ہو اور پھر کوئی خوشبو سوائے ورس[1] و زعفران کے اُس کے سر اور داڑھی میں لگا دے اور سجدہ گاہوں[2] پر کافور مل دے **مسألہ** میّت کے سر اور داڑھی کے بالوں میں کنگھا نہ کیا جائے اور نہ اُس کے ناخن اور بال ترا شے جائیں۔ **مسألہ** مرد کا کفنِ مسنون تین کپڑے ہیں ازار قمیص[3]۔ اور لفافہ اور کفنِ کفایت دو کپڑے ہیں ازار اور لفافہ اور کفنِ ضرورت اُسی قدر ہے جو میسر آجائے۔ **مسألہ** عورت کا کفن مسنون پانچ کپڑے ہیں۔ قمیص۔ اوڑھنی۔ لفافہ۔ ازار۔ اور سینہ بند جس سے اُس کی چھاتیاں باندھی جاتی ہیں اور کفنِ کفایت تین کپڑے ہیں۔ ازار۔ لفافہ اور اوڑھنی اور کفنِ ضرورت وہی جو میسر آئے۔ **مسألہ** کفن کو پہنانے سے پہلے ایکبار یا تین بار یا پانچ بار اگر۔ یا۔ لوبان کی دھونی سے بسایا جائے اور پھر پہنایا جائے۔ **مسألہ** مرد

---

[1] ورس ایک قسم گیاہ خوشبودار ہے جو عربستان میں ہوتا ہے۔ اور اُس سے کپڑے رنگتے ہیں ۱۲

[2] سجدہ گاہوں سے مراد پیشانی۔ ناک۔ دونو ہاتھ۔ دونو گھٹنے اور دونو قدم ہیں اور یہ تخصیص تعظیم سجدہ گاہ کے واسطے ہے ۱۲ شرح

[3] قمیص وہ کپڑا ہے جس کو کفنی کہتے ہیں اور لفافہ وہ ہے جس کو پوٹ کی چادر کہتے ہیں اور سب کپڑوں کے اوپر لپیٹی جاتی ہے اور ازار وہ چادر ہے جو پوٹ کی چادر کے نیچے رہتی ہے ۱۲ مترجم

کوکفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اول لفافہ بچھایا جائے اور اُس پر ازار بچھایا جائے پھر میت کو ازار پر لٹایا جائے پھر قمیص پہنا کر ازار کو اول بائیں طرف سے اُلٹ دیا جائے پھر دائیں طرف سے پھر لفافہ اول بائیں طرف سے اُلٹ دیا جائے پھر دائیں طرف سے اور اگر کھلجانے کا اندیشہ ہو تو باندھ دیا جائے۔ مسالہ عورت کوکفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اول قمیص پہنایا جائے پھر اُس کے بالوں کے دو حصے کر کے قمیص کے اوپر چھاتی پر ڈالدئے جائیں۔ پھر قمیص کے اوپر اوڑھنی ڈالیجائے اور اوڑھنی پر ازار اور ازار پر سینہ بند باندھا جائے۔ اور بعدہٗ لفافہ لپیٹا جائے؛ کفن مشروع تو یہ ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ کیا جاتا ہے وہ رسوم ملکی ہیں۔ کوئی کرے یا نہ کرے مگر نہ کرنا افضل ہے؛

## فصل نماز جنازہ کے بیان میں

مسالہ۔ نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے پس بعض کے ادا کرنے سے کل سے ساقط ہو جائیگا مسالہ۔ نماز جنازہ کی امامت کا مستحق اولاً بادشاہ ہے پھر قاضی بشرطیکہ حاضر ہوں۔ پھر محلہ میت کا امام پھر میت کا ولی۔ مسالہ۔ ولی کو اختیار ہے کہ کسی دوسرے کو امامت کے واسطے اذن دیدے۔ مسالہ اگر ولی اور سلطان کے سوا کسی دوسرے نے نماز پڑھا دی ہے تو ولی اگر چاہے اس کا اعادہ کرے لیکن جب ولی نے پڑھائی تو پھر کسی دوسرے کو اختیار نہیں ہے کہ اعادہ کرے۔ مسالہ اگر میت بغیر نماز جنازہ کے دفن کیا گیا ہے تو اُس کی قبر پر نماز پڑھی جائے تاوقتیکہ لاش پھٹ نہ جائے۔ مسالہ۔ نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔ پہلی کے بعد ثنا۔ اور دوسری کے بعد درود۔ اور تیسری کے بعد دعا۔ اور چوتھی کے بعد دونو طرف کا سلام۔ مسالہ۔ امام اگر پانچویں تکبیر کہے تو تکبیر میں

اُس کا اتباع[1] نہ کیا جائے۔ بلکہ انتظار کیا جائے۔ پس جب وہ سلام پھیرے اُسکے ساتھ ہوجائے **مسألہ**۔ میّت اگر بچہ نابالغ ہے تو اُس کے واسطے دعاء استغفار نہ کیجائے۔ بلکہ بجائے استغفار کے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا۔ **مسألہ** مسبوق کو چاہیئے کہ تکبیر امام کا انتظار کرے کہ اُس کے ساتھ کہے لیکن جو شروع سے حاضر تھا وہ جب تکبیر کہنے کے موقع پر پہنچے بلا انتظار تکبیر کہدے۔ **مسألہ** مسبوق جنازہ یعنی وہ جو کہ پیچھے سے آکر جنازہ میں ملا ہے اپنی باقیماندہ تکبیروں کو بعد فارغ ہونے امام کے ادا کرے اور پھر سلام پھیرے۔ **مسألہ**۔ جو کوئی چوتھی تکبیر کے بعد آکر ملا اُس نے نماز نہیں پائی۔ **مسألہ**۔ جنازہ مرد کا ہو خواہ عورت کا امام کو چاہیئے کہ اُس کے سینہ کی سیدھ میں کھڑا ہو۔ **مسألہ**۔ سوار ہو کر جنازہ نہ پڑھنا چاہیئے اور نہ مسجد میں کھڑے۔ **مسألہ**۔ جب کئی جنازے جمع ہوجائیں تو ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنا اولےٰ ہے وتقدیم الافضل افضلُ۔ دُرِّمختار۔ **مسألہ** بچہ جب پیدا ہونے کے وقت زندہ تھا (اگرچہ بعد پیدا ہونے کے فوراً مرجائے) اُس کا نام رکھا جائے اور غسل دیا جائے اور جنازہ پڑھا جائے اور اگر پیدا ہونے کے وقت زندہ نہ تھا تو جنازہ نہ پڑھا جائے مگر نام رکھا جائے اور غسل دیکر کپڑے میں لپیٹا جائے اور دفن کیا جائے **مسألہ**۔ کافر کا بچہ ماں یا باپ سمیت گرفتار ہؤا پھر مرگیا تو اُس کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ **مسألہ** کافر کا بچہ بدون ماں باپ کے تنہا گرفتار ہؤا اور مرگیا تو اُس کا جنازہ پڑھا جائے **مسألہ** کافر کا لڑکا عاقل تھا اور مسلمان ہوگیا یا آنکہ اُس کے والدین میں سے کوئی ایک

---

[1] اس لئے کہ پانچ تکبیروں کی روایت منسوخ ہے اور ہمارے آئمہ کا اُس پر عمل نہیں ہے۔ پس اگر امام پانچ تکبیروں کی مشروعیت کا معتقد ہے تو پانچویں تکبیر میں اُس کا اتباع نہ کرنا چاہیئے ۱۲

کذا یستفاد من شروح کنز الدقائق والعلم عند اللہ

مسلمان ہوگیا۔ اور پھر وہ لڑکا مرگیا تو ان دونو صورتوں میں اُس کا جنازہ پڑھا جائے۔ **مسأله**۔ میّت کافر کا ولی اگر مسلمان ہے تو اُس کو نہلائے اور کفنائے اور دفنائے مگر جنازہ نہ پڑھے۔ **مسأله**۔ جنازہ اس طور پر اُٹھایا جائے۔ کہ چاروں پایوں پر ایک ایک آدمی ہو۔ **مسأله**۔ جنازہ اُٹھانے والے جلدی چلیں مگر نہ اس قدر کہ اضطراب پایا جائے۔ **مسأله** ساتھ والے جنازہ کے آگے آگے نہ چلیں اور جنازہ رکھنے سے پہلے نہ بیٹھیں **مسأله**۔ جنازہ میں کندھا دینے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ اول سرھانے کی طرف سے دایاں کندھا دے اور کم سے کم دس قدم چلکر پھر پائنتی کی طرف دایاں کندھا دے اور دس قدم چلکر پھر سرھانے کی طرف بایاں کندھا دے اور دس قدم چلکر پھر پائنتی کی طرف بایاں کندھا دیکر دس قدم چلے کہ جملہ چالیس قدم ہو جائیں۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی چالیس قدم جنازہ اٹھاتا ہے چالیس کبیرہ گناہ اُس پر سے اُتارے جاتے ہیں۔ **مسأله**۔ قبر اس طور پر کھودی جائے کہ اول قامت میّت کے اندازہ سے کم سے کم کمر تک گہرا گڑھا کھودا جائے۔ (جس کو قبر کہتے ہیں) پھر اُس میں قبلہ کی جانب ایک اور گڑھا کھودا جائے (جس کو لحد کہتے ہیں) اور اگر زمین نرم ہو اور لحد کے بننے میں دشواری ہو۔ تو قبر کے بیچا بیچ ایک گڑھا کھودیں۔ (جس کو شق کہتے ہیں) اور لحد و شق کو اس قدر وسعت دیں کہ میّت اس میں آسانی سے رکھی جائے۔ **مسأله**۔ اگر قبر کی زمین بہت نرم ہو تو جائز ہے کہ پتھر یا لوہے کے تابوت میں خاک بچھا کر میّت کو اُس میں اور اُس کو قبر میں دفن کریں۔ **مسأله** قبلہ کی جانب سے جنازہ قبر میں اُتارا جائے اور رکھنے والا رکھتے وقت کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم اور میّت کا رخ قبلہ کی طرف کردے اور کفن کے بند کھول دے اس واسطے کہ اب

اُن کی حاجت نہیں رہی۔ مسائلہ۔ جب میّت کو قبر میں رکھ کر چلیں لحد یا شق کو خشتِ خام یا پتھر یا بانس سے یا اگر ضرورت سمجھیں تو تختہ چوب سے پاٹ دیں اور وہی مٹی جو قبر سے نکالی گئی تھی قبر میں بھر دیں اور اُس پر سے قبر کو شتر پشت بنائیں مربع نہ بنائیں اور گچ نہ کریں۔ مسائلہ۔ عورت کے دفن کے وقت قبر کے گرداگرد اور اوپر کپڑے سے پردہ کر لینا چاہیئے لیکن مرد کے دفن میں ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر باد و باراں کے سبب سے ضرورت ہو تو مضائقہ نہیں ہے۔ مسائلہ۔ میّت کو بعد دفن کے قبر سے نکالنا نہ چاہیئے۔ ہاں اگر زمینِ مغصوب میں دفن ہو گیا ہے اور صاحب زمین نکالتا ہے تو نکال لینا چاہیئے یا اگر وہ قبر کے ہموار کر دینے سے راضی ہو سکتا ہے تو ہموار کر دینا چاہیئے۔ کہ وہ اُس میں زراعت یا تعمیر جو کچھ چاہے کرے۔ مسائلہ۔ اگر لحد یا شق میں کوئی چیز رہ گئی اور پاٹنے کے بعد یاد آئی تو جائز ہے۔ کہ کھولکر نکال لیں۔ بشرطیکہ قبر پوری نہ گئی ہو۔ اور اگر پوری گئی ہے تو جس طرف وہ چیز ہے اُسی طرف سے کھود کر نکال لیجائے۔ اور قبر کھولی نہ جائے۔ کذا فی العینی مسائلہ جب میّت بوسیدہ ہو کر خاک ہو جائے تو جائز ہے کہ اُس قبر میں دوسری میّت دفن کر دیں اور جائز ہے کہ وہاں کھیتی کریں یا عمارت بنائیں۔ کذا فی العینی

## بابُ الشّہید

مسائلہ۔ شہید شرعاً وہ مسلمان ہے جو اہل حرب یا اہل بغی یا رہزنوں کے ہاتھ سے مارا گیا یا میدانِ جنگ میں مرا ہوا پایا گیا۔ اور اُس کے بدن پر نشان زخم تھا یا کسی مسلمان یا ذمی نے اُس کو ظلماً مار ڈالا اور اس قتل سے دیت نہ واجب ہوئی۔ مسائلہ شہید اگر برہنہ پایا گیا تو اُس کو کفن دیں اور

اگر اُس کے بدن پر کپڑے ہیں تو اُنہیں کپڑوں کو کفن قرار دیں۔ پس اگر کپڑے مقدارِ کفن سے زائد ہیں تو کم کر دیں اور اگر کم ہیں تو اضافہ کر کے پوری کریں۔ مسألہ جو کپڑے قسم کفن سے نہیں ہو سکتے جیسے پوستین اور روئی کا دگلا وغیرہ تو وہ اُتار لیں۔ مسألہ شہید اگر حالتِ جنابت یا حیض و نفاس میں مارا گیا ہے یا آنکہ نابالغ لڑکا تھا تو نہلایا جائیگا۔ مسألہ۔ زخم کھا کر اتنا جیا کہ مرنے سے پہلے کچھ کھالیا یا پی لیا یا سولیا یا علاج کیا یا ایک نماز کا وقت ہوش کے ساتھ گزارا یا کسی معاملہ دنیوی میں کچھ وصیت کر لی۔ یا میدان جنگ سے زندہ کسی دوسری جگہ لایا گیا۔ تو ان سب صورتوں میں نہلایا جائیگا۔ مسألہ شہر میں مارا ہوا پایا گیا اور معلوم نہ ہوا کہ ظلماً قتل کیا گیا ہے یا حد و قصاص تعزیر میں مارا گیا ہے نہلایا جائیگا۔ مسألہ جو شخص بغاوت یا رہزنی کے سبب سے مارا گیا ہے اُس کے واسطے نہ غسل ہے نہ جنازہ ❖

## باب الصلوٰۃ فی الکعبہ

مسألہ کعبۃ اللہ کے اندر اور اوپر نمازِ فرض اور نفل ادا کرنا درست ہے۔ مسألہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے والے کی پشت اگر امام کی پشت کی طرف ہو جائے تو نماز ہو جائیگی لیکن اگر اُس کے مُنہ کی طرف ہو گئی تو نہ ہو گی۔ مسألہ۔ اگر کعبۃ اللہ کے گرد اگرد نمازیوں نے حلقہ باندھ لیا تو جو مقتدی امام کی نسبت کعبہ سے نزدیکتر ہے اُس کی بھی اقتدا صحیح ہو جائیگی بشرطیکہ امام کے پہلو میں نہ ہو ❖

# ملحقہ فی بیان بعض الصلوٰۃ المندوبۃ منقولۃ الشامی

## صلوٰۃ السفر

مستحب ہے کہ جب سفر کا ارادہ کرے اپنے گھر میں دو رکعت نفل صلوٰۃ السفر کے نام سے ادا کرے اور جب سفر سے واپس آکر اپنے شہر میں داخل ہو اول مسجد میں جا کر دو رکعت نماز نفل صلوٰۃ القدوم کے نام سے ادا کرے اور بعد اس کے گھر میں آئے کہ یہی روش تھی سرورِ عالم کی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم *

## صلوٰۃ التہجد

مستحب ہے کہ نصف شب کے بعد اٹھے اور وضو کرے اور آٹھ رکعت نماز صلوٰۃ اللیل یا صلوٰۃ التہجد کے نام سے ادا کرے اور اگر آٹھ رکعتیں نہ ہو سکیں تو چار رکعت پڑھے اور چار بھی نہ ہو سکیں تو ایک ہی دوگانہ پڑھ لے اس لئے کہ اس وقت کی نماز اور دعا ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے جو اور وقتوں کے نوافل میں نہیں ہے * حدیثِ صحیح میں وارد ہے کہ ہر شب کو جب رات کا ثلث اخیر باقی رہتا ہے۔ ہمارا رب کریم آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے دعا مانگے تاکہ میں اسکی دعا قبول کروں کوئی ہے جو مجھ سے طلب کرے تاکہ میں اسکو عطا کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے اپنے گناہوں کی بابت معافی چاہے تاکہ میں اس کے گناہ معاف کر دوں *

## صلوٰۃ الاستخارہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ وسلم

ہم کو تمام امور میں استخارہ تعلیم فرمایا کرتے اور یہ تعلیم اُسی اہتمام کے ساتھ فرماتے جس اہتمام سے قرآنِ مجید کی صورتیں تعلیم فرماتے کہ جب تم سے کوئی شخص کسی خاص کام کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ اول دو رکعت صلوٰۃ الاستخارہ پڑھے اور بعد نماز یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا[1] الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ[2] فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ مستخیر کو چاہیئے کہ تین روز تک یہ عمل کرے اور بعضوں نے کہا ہے کہ سات روز تک کرے ✣

## صلوٰۃ الحاجۃ

جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو چاہیئے کہ خوب اچھی طرح سے وضو کر کے پھر دو رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی ثنا کرے اور آنحضرت علیہ السلام پر درود پڑھے پھر یہ دعا پڑھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَسْاَلُکَ اللّٰھُمَّ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ

---

[1] اس مقام پر اُس کام کا نام لے جس کے واسطے استخارہ کرتا ہے ۱۲

[2] اصل روایت میں یہ عبارت اس طور پر ہے اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ اور یہ شک راوی کی طرف سے ہے مگر شامی نے لکھا ہے کہ علما کہتے ہیں کہ مستخیر یہاں پر دونو باتوں کو جمع کرے یعنی اسطور پر پڑھے جس طور پر ہم نے اس کتاب میں لکھا ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

# فقد تمت ههنا ترجمة كتاب الصلوٰة من كنز الدقائق

مع اضافة اشياء من شرحي العينى والمستخلص ومن الدر المختار ورد الشرنبلالى والشامى ويتلوها ترجمة كتاب الزكوٰة انشاء الله تعالىٰ

والمترجم المسكين يرجو دعاء المغفرة من الناظرين

وصلى الله تعالى خير خلقه محمد

وعلى آله واصحابه

اجمعين

آمين

# صحت نامۂ کتاب ھٰذا

ناظرین کتاب سے التماس ہے کہ کتاب کو مطابق صحت نامہ صحیح کر لیں کہ اچھی پائیں ۔ وباللّٰہ التوفیق

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲ | ۱۷ | کا وقت | ۰ | ۱۵ | ۱۱ | فوت گئی | فوت ہو گئی | ۳۸ | ۴ | مُتَشَفِعاً | مُتَشَفِّعاً |
| ۳ | ۵ | آخیر | اخیر | ۱۶ | ۲ حاشیہ | نماز فجر کیب | نماز سے تشریک | ۴۰ | ۳ | اُس پر | اوپر |
| 〃 | ۱۵ | کیسی ضرورت | کیسی ہی ضرورت | ۱۷ | ۱۸ | شروع | مشروع | ۴۲ | ۱ | بیاب | بیان |
| 〃 | حاشیہ | کے کہے | کے ساتھ کہے | ۱۸ | ۲ حاشیہ | امر کا کرے کہ | امر کا کہ | 〃 | 〃 | منقولہ الشامی | منقولہ ابن الشامی |
| 〃 | ۵ 〃 | شافعہ | شافعیہ | ۲۱ | ۱۰ | اور | ادراک | 〃 | ۱۲ | باقی کا ثلث اخیر باقی رہتا ہے | باقی رہتا ہے |
| ۴ | ۲ | بھی | ہے | 〃 | ۱۲ و ۱۳ | کہ نماز ظہر کی جماعت | کہ جماعت | 〃 | ۱۳ | کریم دنیا | دنیا |
| 〃 | ۱۷ | مسافر | یعنی مسافر | ۲۵ | ۱۴ | تو اُس نے | اور اُس نے | ۴۳ | ۲ | قرآن مجید کی ترتیب تعلیم فرماتے کہ جب تم سے کوئی شخص کسی خاص کام | قرآن مجید کی سورتیں تعلیم فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام |
| ۷ | ۳ | بعد | بعدہٗ | ۲۶ | ۸ | غایۃ ادطار | غایۃ الاوطار | | | | |
| حاشیہ | ۱۲ | تعوذ کے بعد | تعوذ بعد | 〃 | ۹ | درمختار | الدر المختار | | | | |
| ۱۱ | ۱۴ | صورت | سورت | ۲۹ | ۱۷ | اہل عیال | اہل و عیال | | | | |
| ۱۱ | ۳ حاشیہ | نازل | نازل ہو | 〃 | ۱۸ | قصر کی قضا | قصر کے ساتھ قضا | ۴۴ | ۱۰ | خیر خلقہ | علیٰ خیر خلقہ |
| 〃 | ۶ 〃 | کہ اُس کا | کہ محمد اُس کا | ۳۱ | ۱۱ | جمع | جمعہ | صفحہ ۳ سرورق | ۱۰ | ۲ ر | ۳ |
| ۱۲ | ۴ 〃 | جیا | جیسے | ۳۸ | ۳ | فَرْطًا | فَرَطًا | 〃 | ۲۰ | معین اسلام | معین الاسلام |

# اعلان

کتب مفصلہ ذیل کتب خانہ مدرسہ معین الاسلام میں فروخت کے واسطے موجود ہیں جو صاحب خریدنا چاہیں بارسال قیمت طلب فرمائیں یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ منگائیں *

## عربی

بدایۃ الادب فی لسان العرب۔ اس کتاب کے چار حصے ہیں پہلے حصے میں صرف عربی اور دوسرے حصے میں نحو عربی کے قواعد مع تمرینات درج ہیں۔ تیسرے حصے میں لطائف و حکایات منثورہ اور چوتھے میں نصائح و معانی منظومہ ادبائے عرب کی کتابوں سے نقل کئے گئے ہیں۔ قیمت ہر چہار حصص بہ تفصیل ہے۔ حصہ اول ۳؍ حصہ دوم ۲؍ حصہ سوم ۲؍ حصہ چہارم ۲؍

اَلمُحَادَرہ۔ اس میں زبان عربی کی گفتگو اور بولچال درج ہے قیمت ۲؍

لامیۃ العرب ابن وردی مع ترجمہ اردو نصائح میں " ۱؍

مُلحۃ الاعراب حریری نحو میں " ۴؍

## فارسی

تصریف المصادر۔ اس میں مصادر فارسی مع مشتقات و امثلہ استعمال درج ہیں قیمت ۲؍

## اردو

آداب۔ اس میں وہ آداب لکھے ہیں جو بچوں کو ابتدائے تعلیم کرنے چاہئیں قیمت ۲؍

کتاب الطہارۃ فقہ میں قیمت ۱؍ کتاب الصلوٰۃ فقہ میں قیمت ۳؍

اَلمُعْلِنُ المُمسِکِین

محمد قمر الدین بانی مدرسہ معینیہ معروف بہ مدرسہ معین اسلام اجمیر شریف